

دعوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مراحل و منہاج

(سیرتِ نگاری کا اہم عصری رجحان)

حافظ محمد سجاد*

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیدا کیا اور اس کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں کا اہتمام بھی کیا۔ اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے مختصر کر دیا تاکہ وہ اپنی مادی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ انسان کی روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کے ساتھ انیاء کرام مبعوث فرمائے تاکہ وہ انسانوں کو نیکی کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں۔ عالم انسانیت کو زندگی کی حقیقت سے روشناس کرائیں۔ انہیں زندگی کے معنی اور اس کے مقاصد سے آشنا کریں۔ انہیں جینے کے طریقے سکھائیں اور اصول تہذیب کی تعلیم دیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

رَسُّلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لَئِلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حِكِيمًا (۱)

اور ہم نے بھیجے اپنے رسول خوشخبری دیتے ہوئے اور ہوشیار کرتے ہوئے تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی عذر باتی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین بنایا کر مبعوث فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے دو پہلو ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دو بعثتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ ایک بعثت خاص ہے یعنی اہل عرب کی طرف اور اس بعثت کی ذمہ داری یعنی دعوت و تبلیغ و اتمام جنت آنحضرت ﷺ نے براہ راست انجام دی اور دوسرا بعثت عام، جو تمام دنیا کی طرف ہے۔ اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک امت عطا فرمائی اور اس امت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دینِ حق کا پیغام تم تک پہنچایا ہے اس کی دعوت و تبلیغ اسی طرح اور اسی طریق سے تم دوسروں کو بھی کرتے رہو۔ ارشاد ہوتا ہے:

كُنُّتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتُ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَايُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (۲)

* ایسوی ایٹ پروفیسر، جیئر مین شعبہ اسلامی فکر، تاریخ و ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے برقا کئے گئے ہو نیکی کا حکم دیتے ہوئے برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔“

قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے یہ بات واضح ہے کہ دعوت و تبلیغ اس امت کی اصل ذمہ داری ہے۔ اسی بناء پر علماء نے اس کو امت مسلمہ کے لیے واجب قرار دیا ہے۔ سلف سے خلف تک کوئی بھی صاحب علم ایسا نہیں ہے جس نے امر بالمعروف و نہی عن الممنوع کو اساسِ دین کی حدیث سے پیش نہ کیا ہو اور اسے امت مسلمہ کا اہم فرض نہ قرار دیا ہو۔ دعوت اور تبلیغ دین میں امت مسلمہ کے لیے بہترین اسوہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ داعیانِ اسلام نے دعوت حق میں آپ ﷺ کی سیرت اور منیج دعوت کو پیش نظر رکھا اور آئندہ سیرت نے بھی آپ کی کمی و مدنی دور کے منیج دعوت کو بیان کیا ہے۔

آئندہ سیرت کے ہاں سیرت نگاری کے تین مقبول منابع ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کو زمانی ترتیب سے بیان کیا جائے۔ اس طریقہ کی رو سے سیرت نگار آپ ﷺ کی ولادت سے شروع کرتے ہیں اور عموماً وفات پر اختتام کرتے ہیں۔ یہ سیرت نگاری کا سوانحی انداز ہے۔ ہمارے قدیم مآخذ سیرت اور اردو ادب سیرت میں یہ طریقہ زیادہ رائج اور مقبول ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیرت طیبہ گواں طرح تحریر کیا جائے کہ اس کی ضرورت و وسعت اور عالمگیریت واضح ہو۔ یہ سیرت نگاری کا صفاتی انداز ہے جب کہ سیرت نگاری کی تیسرا قسم وہ ہے۔ جس میں حیات طیبہ کے کسی خاص پہلو کو زیر بحث لاایا جائے۔ جیسے رسول اللہ کے غزوات، عہدِ نبویؐ کا دعویٰ نظام، رسالت مابھیثت قانون دان، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی وغیرہ اس قسم کو سیرت نگاری کا موضوعی انداز کہا جاتا ہے۔ عہدِ جدید میں سیرت کے موضوعاتی ادب میں دعوت نبویؐ کے مراحل و منیج دعوت کا مطالعہ شاید سیرت نگاری کا اہم ترین ربحان و موضوع ہے۔

خصوصاً بیسویں صدی عیسوی میں اسلامی تحریکات سے وابستہ مفکرین اور مرتبین و دعاۃ نے رسول اللہ ﷺ کی دعویٰ زندگی کے مختلف مراحل و ادوار اور منابع و اسالیب دعوت کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ اسی طرح مسلم ممالک میں اسلامی جامعات کے کلیہ و شعبہ ہائے دعوت و ارشاد نے مختلف سطح پر سندی مقالات کے لیے آپ ﷺ کی دعوت اور طریق دعوت پر مطالعات پیش کئے ہیں۔ سیرت نگاری کے اس اہم ربحان پر عربی، اردو میں متعدد کتب شائع ہوئیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں اسی ربحان کی نمائندہ کتب سیرت کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) سیرت کے دعویٰ منہاج کے مطالعہ کے محکمات و عوامل

- (ب) مراحلِ دعوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ
 - (ج) مناج و اسالیبِ دعوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ
 - (د) مراحل و مناج دعوتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی کتب سیرت کی فہرست
- (الف) سیرت کے دعویٰ منہاج کے مطالعہ کے محکمات و عوامل
- ۱۔ دعوت و تبلیغ کی اہمیت

قرآن مجید اور احادیث میں دین کی طرف بلانے کے لیے جو کلمات و اصطلاحات آئی ہیں ان میں سے ایک لفظ ”دعوت“ ہے۔ یہ کلمہ (دع و) قرآن مجید میں دو سو آٹھ مرتبہ مختلف صیغوں اور صورتوں میں آیا ہے۔ (۳) جس میں چوالیں مرتبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف بلانے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح تبلیغ کا کلمہ بھی بیان ہوا ہے۔ یہ کلمہ قرآن مجید میں اسی مادے سے ۸۷ مرتبہ آیا ہے اور ان میں ایک تہائی کے قریب یعنی ۲۷ مرتبہ دین کی تبلیغ کے معنی اور مفہوم میں وارد ہوا ہے۔ (۴) اسی طرح ہدایت، نصیحت، وصیت، امر بالمعروف و نهی عن المنکر، ذکر، شہادت علی الناس، اظہار دین جیسی اصطلاحات بھی بیان ہوئیں ہیں (۵) جن میں دعوت و اصلاح اور بھلائی کی طرف بلانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ چنانچہ دین کی بنیادی تعلیمات و احکام کو لوگوں تک منت و حکمت، محبت و الفت اور فصاحت و بلاغت سے شیرین و مزین بنانا کراس طرح پہنچانا کہ ان کے دل و دماغ میں اتر جائیں۔ یہی دین کی تبلیغ اور طریقہ تبلیغ کا مفہوم ہے۔ اسی تبلیغ کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرًا مِّنْ أُمَّةٍ أُخْرِيَّ جَتَ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوُنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۶)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

وَلَتُكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاوُنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۷)

اور چاہیئے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو بھلائی کی دعوت دے۔ نیکی کی طرف بلائے اور برائی سے منع کرے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمُ أُولَائِهِ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاوُنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۸)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی دعوت و تبلیغ کے لیے تلقین فرمائی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

”نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ“ (۹)

”اللَّهُ تَعَالَى خُوش و خرم رکھے اس شخص کو جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے جیسا سنا تھا ویسا ہی دوسروں تک پہنچایا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے سننے والوں سے زیادہ محافظ ہوتے ہیں۔“

امت مسلمہ کی دنیاوی فلاج اور اخروی نجات کی راہ اسوہ رسول ﷺ کی پیروی میں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ امت اپنے بعثت کے مقصد یعنی دعوت الی اللہ کے فریضے سے جب تک وابستہ رہی اس کو عروج اور غلبہ حاصل رہا اور جس قدر اس عظیم الشان فرض منصب سے کوتاہی اور غفلت بر تی گئی اسی قدر ملت زوال کا شکار ہوئی۔ امت کی حیات و بقا دعوت میں ہے مگر بد قسمتی سے اس طرف توجہ بہت کم دی گئی۔ بعض جدید مفکرین اسلام

کی رائے تو یہ ہے کہ:

امت مسلمہ کے ائمہ مجتهدین اور مفکرین نے اسلام کے پورے فکری سرمائے میں دعوتی مضمون کو اہمیت نہیں دی یہاں تک کہ نہ کسی حدیث، فقہ اور تاریخ کی کتاب میں دعوت کا باب ہے اور نہ رہی کوئی کتاب۔ (۱۰)

یہ حقیقت ہے کہ متفقہ مین اور متاخرین ائمہ سیرت کے ہاں بھی خالص دعوتی نقطہ نظر سے کوئی کتاب دستیاب نہیں۔ (۱۱)

عہد حاضر میں دعوت و تبلیغ کی اسی اہمیت کے پیش نظر سیرت نگاروں نے اس موضوع کی طرف توجہ دی اور رسول اکرم ﷺ کی دعوتی زندگی سے فہم و بصیرت حاصل کرتے ہوئے ادب سیرت کو سیراب کیا ہے۔

۲۔ اسلامی دعوتی و احیائی تحریکات کے لیے نمونہ عمل

بیسویں صدی عیسوی میں خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد عالم اسلام پر سامراجی قوتوں کا غلبہ ہو گیا۔ یورپی افکار و نظریات نے مسلمانوں کو اپنا گروہ دہنا لیا۔ مسلم معاشرہ اور نوجوان، مغربی تہذیب و تمدن کی ظاہری چمک دمک کے دام میں گرفتار ہو گئے۔ تمام مسلم ممالک اغیار کی ذہنی و عملی غلامی میں بٹلا ہو گئے، سیاسی، معاشی، تہذیبی اور دینی زوال کے سبب نئی نسل دینی شعار اور اسلامی تہذیب و تمدن سے کوسوں دور ہوئی۔ ان حالات میں سامراجی قوتوں نے اسلامی نظام حکومت ختم کر کے سامراجی طرز حکومت کو جاری و ساری کر دیا۔ رنگ و نسل اور قوم وطن، زبان و علاقہ کے تعصبات کو ابھار کر مضبوط اسلامی وحدت کو پارہ کر دیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک دین،

ایک قرآن، اور ایک رسول ﷺ کو مانے والی ملتِ اسلامیہ کے درمیان تفرقہ و فساد، جنگ و جدال، اور بغض و نفرت کے شعلے بھڑ کنے لگے، عالم اسلام میں الحاد و لادینیت اور نصرانیت و صیہونیت کا زور بڑھتا گیا۔ نظامِ قانون، ثقافت و کلچر، تعلیم و تہذیب، حکومت و سیاست، معاشرت و معيشت، زبان و ادب، غرض یہ کہ تمام چیزیں مغربی رنگ میں رنگ گئیں، عربی زبان و ادب، شرعی قوانین پر بنی نظامِ عدل، اسلامی تہذیب و تہذیب، اور قومی و ملی انفرادیت کو ختم کرنے کی منظم سازشیں کی گئیں۔

اس اضطرابی حالت میں دین اسلام کا در در کھنے والوں نے آگے بڑھ کر نشأۃ اسلام کے لیے عالم اسلام میں دعویٰ و اصلاحی تحریکوں کا آغاز کیا، ان تحریکوں نے دعوت و تجدید کا بیڑا اٹھایا، امت کی فکری و عملی رہنمائی کی اور شکست خوردگی کا احساس ختم کیا، مسلمانوں کے اندر خودداری و اعتماد کو پروان چڑھایا، اور ملتِ اسلامیہ کے احیاء اور اقامتِ دین کے عملی نفاذ کو اپنا منشور بنایا۔ اسلامی تحریکوں نے اسلام اور اسلامی تہذیب کو درپیش خطرات کا احساس کیا، مغربی تہذیب و تہذیب کی بے مقصدیت کو واضح کیا، لا دینیت والحاد کا مقابلہ کیا، اشراکیت و سرمایہ داری کے ظالمانہ نظام کی حیثیت عالم انسانیت پر واضح کی، اسلامی تعلیمات کی وقت، اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا۔ امت مسلمة کے اندر اتحاد و اتفاق، اور وحدت کا مضبوط رشتہ قائم کیا اور حریت و جہاد، ترکیب نفس، اخلاقی عالیہ، اور رفاهی فلاہی افکار و تعلیمات کو امت مسلمة کے شعور کا حصہ بنایا۔ فکری و عملی سطح پر اسلامی نظامِ حیات کا جامع تصور پیش کرتے ہوئے، انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اسلامی تعلیمات کو عصری تقاضوں اور ضرورتوں کو مد نظر رکھ کر مرتب کیا۔ اسلام کی اولیت و فوقيت کو عقلی و سائنسی دلائل کی روشنی میں ثابت کیا، اسلام پر کیے جانے والے مغرب اور مستشرقین کے اعتراضات وال الزامات کا بھرپور جواب دیا، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر لشیں، عام فہم اور مدلل کتابیں تصنیف کی گئیں، جن میں اسلامی پیغام و دعوت کی افادیت اور عملیت کو اجاگر کیا گیا۔

دعویٰ و اصلاحی تحریکات نے سب سے پہلے افراد اور معاشرہ کی تربیت کی طرف توجہ دی اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کے سیاسی، معاشری و معاشرتی، اخلاقی و روحانی نظام کو پیش کیا۔ دعویٰ و تربیتی نصاب کے لیے اسوہ رسول ﷺ سے پر نور تعلیمات کو اخذ کیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے بارے میں فرمार ہے ہیں۔

فُلْ هَذِهِ سَيِّلُى أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ آنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي (۱۲)

کہہ دو یہ میرا راستہ ہے میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں خود بھی اور میری اتباع کرنے والے بھی۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے مخلص ساتھی پوری بصیرت کے ساتھ دعوتِ الی اللہ کا فریضہ

انجام دے رہے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی گواہی ہے کہ جو نور بصیرت اس کام کے لیے رسول اللہ ﷺ کو ملا تھا اس سے وہ مبارک جماعت بھی بہرہ یا ب تھی جو اس کام میں آپ کے ساتھ گئی ہوئی تھی۔ صحیح بات یہی ہے کہ بغیر بصیرت کے یہ فرض کوئی گروہ انجام دے بھی نہیں سکتا۔ (۱۳) آپ ﷺ کی اطاعت و اتباع کرتے ہوئے اسلامی دعوتی تحریکات نے ایسا دعوتی و اصلاحی لٹریچر تیار کیا جو سیرت رسول ﷺ سے مستینر تھا۔ خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی کمی و مدنی زندگی کے مختلف مراحل دعوت کو پیش نظر رکھا گیا۔ (۱۴)

۳۔ اسلام کی اصل قوت دعوت

ہر زمانے میں اسلام کی اصل قوت و طاقت دعوت میں ہی رہی ہے۔ خوش قسمتی سے موجودہ زمانہ میں اسلام کے دعوتی عمل کو زندہ کرنے کے موقع غیر معمولی حد تک ہڑھ گئے ہیں۔ مذاہب کے تقابلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسلام کے سواتما مذاہب غیر معتبر ہیں اور پھر انھیں تاریخی اعتباریت بھی حاصل نہیں، جبکہ اسلام اپنے پیغام کی تاریخیت، ابدیت اور کاملیت سے معتبر ثابت ہو چکا ہے۔ اس نقطہ نظر سے مستشرقین نے دعوت اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا (۱۵) اور عالم اسلام کے ہاں بھی ایسے علمی و تحقیقی ادارے وجود میں آئے جنہوں نے دعوت، اصول دعوت، اسالیب دعوت اور خصوصاً رسول اکرم ﷺ کی سیرت و دعوت کو تحقیق کا موضوع بنایا۔ عالم عرب کی جامعات اور وزارت ہائے دعوت و ارشاد کے تحت دعوت پر وسیع لٹریچر تیار ہوا۔ (۱۶) مغرب میں بننے والے مسلمانوں نے بھی ایسی اکیڈمیوں کی بنیاد رکھی جہاں دعوتی مواد کے ساتھ ساتھ افراد کو بھی تربیت دی جاسکے تاکہ وہ غیر مسلم معاشرہ میں اسلام کی دعوت پہنچا سکیں۔ (۱۷)

۴۔ رسول اکرم ﷺ بطور داعی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو داعیانہ صفات سے یاد فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

يَا إِيَّاهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًّا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا (۱۸)

نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بن کر بھیجا ہے۔“

يَا إِيَّاهَا الرَّسُولُ بَلَّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ (۱۹)

اے رسول جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔

قرآن مجید میں منصب نبوت کے مقاصد، پیغام دعوت، مراحل دعوت، حکمت دعوت، اصول دعوت، دعوت کا ممکنہ عمل، دعوت کی مخالفت کے اسباب و حرکات اور دعوت کی کامیابی کے اصول بھی بیان کردیے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر میں سیرت نگاری کے نئے رجحان، قرآن حکیم اور روایات صحیحہ کی روشنی میں سیرت طیبہ کو مرتب کیا گیا تو آپ ﷺ کی زندگی کے دعویٰ پہلو مزید لکھر کر سامنے آگئے۔

آپ ﷺ نے حکم الٰہی کے مطابق اس دعوت کو عرب و جنم تک پہنچایا، آپ نے دعوت و تبلیغ کے تمام عملی مراحل کا نمونہ بھی دیا اور تبلیغی اصول بھی دیے۔ آنے والے تمام تبلیغی کارکنوں کے لیے یہ اصول بہترین رہنمائی کا کام دیتے رہیں گے۔ اسی کی پیروی کا امت مسلمہ کو حکم بھی دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحْبُونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبِّكُمُ اللَّهُ وَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ

(۲۰) رَحْمَةً

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی آپ کی پیروی میں ہے یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر کے سیرت نگاروں نے آپ کی دعویٰ زندگی کو مطالعہ کا موضوع بنایا ہے۔ سیرت رسول ﷺ کے دعویٰ منہاج سے ہی فہم دعوت، حکمت دعوت کا خذ کیا جاسکتا ہے اس لیے تمام داعیان اسلام کے لیے آپ ﷺ کے دعویٰ احوال کی معرفت ضروری ہے تاکہ ان کے دعویٰ پیغام میں بصیرت پیدا ہو سکے۔ آپ ﷺ کی دعوت کے مراحل و منہاج کے مطالعہ سے ایک داعی میں درج ذیل داعیانہ اوصاف اور خوبیاں پیدا ہو سکیں گی۔

۱۔ داعی کی شخصیت کیسی ہوئی چاہیے، ایک داعی کن اوصاف و صفات سے متصف ہو، علم و ہنر اور اخلاق و کردار میں وہ ایک مثالی حیثیت کا حامل ہو۔ ایسی تمام صفات کو سیرت رسول ﷺ سے ہی اخذ کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کس کی دعوت دی جا رہی ہے، دعویٰ مضمون کی نوعیت کیا ہے، کن کو دعوت دی جا رہی ہے، مدعوین و مخاطبین کون ہیں؟ ان کے احوال کی معرفت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ ﷺ کا دعویٰ اسوہ اس سلسلے میں راہنمائی عطا کرتا ہے۔

۳۔ وسائل و اسلوب دعوت کی معرفت بھی ضروری ہے۔ موثر وسائل اور اسالیب کی پہچان بھی سیرت رسول ﷺ میں دیکھی جاسکتی ہے بہنی وہ بنیادی عوامل اور حرکات تھے جن کی بنا پر سیرت کے دعویٰ پہلو کے مطالعات کی ضرورت پیش آئی۔

(ب) دعوتِ نبوی ﷺ کے مراحل پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ

سیرت نبویؐ کے امامین اہن الحلق (۸۰۳ء۔ ۷۶۷ء) اور ابن ہشام (۸۳۳ء) سے لے کر عہد حاضر تک

تمام سیرت نگار بعثت نبوی کے بعد دعوت و تبلیغ نبوی کا ذکر کرتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ کمی عہد نبوت کو دعوت و تبلیغ کے لحاظ سے کئی مراحل میں تقسیم کرتے ہیں۔ سبھی سیرت نگاروں کے ہاں عموماً تین مراحل دعوت بیان ہوئے ہیں۔ خفیہ دعوت کے تین سال، دعوت ذو العشیرہ اور علانية دعوت یا دعوت عام۔ ان تین مراحل دعوت پر بھی بہت سرسری انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ (۲۱)

علامہ ابن قیم الجوزیؒ نے پہلی بار تفصیل کے ساتھ دعوت نبوی کے پانچ مراحل و مراتب بیان کیے ہیں۔
لکھتے ہیں۔

المرتبة الاولى۔ النبوة

المرتبة الثانية۔ انذار قومه

المرتبة الثالثة۔ انذار عشيرة الاقربين

المرتبة الرابعة۔ انذار قوم ما آتاهم من نذير من قبله و هم العرب قاطبة

المرتبة الخامسة۔ انذار من بلغه دعوته من الجن والانس الى آخر الدهر (۲۲)

امام ابو زہرۃؓ نے دعوت نبوی کے تین مراحل بیان کیے ہیں۔

۱۔ بیت النبوة (خفیہ طریقے سے اپنے قریب ترین رفقاء و اعزہ کو دعوت)

۲۔ ذو العشیرہ (اپنے اہل و عیال اور اپنے چچاؤں کو دعوت)

۳۔ دعوة عام (قریش اور عام لوگوں کو دعوت) (۲۳)

احمد شلمی نے دعوت کو تین مراحل میں بیان کیا ہے۔

۱۔ خفیہ دعوت

۲۔ دعوت بنی عبدالمطلب

۳۔ دعوت عام (۲۴)

ڈاکٹر روف شلمی نے دعوت نبوی کے مراحل کو چار حصوں میں بیان کیا ہے۔

۱۔ قم فانذر (یہ دعوت کا خفیہ دور ہے)

۲۔ و انذر عشیرتك الاقربين (اس سے علانية دعوت کا آغاز ہوتا ہے)

۳۔ لتنذر ام القرى و من حولها (بقول طبری مکہ اور اس کے شرق و غرب میں قبل عرب کو دعوت)

۴۔ لتخراج الناس من الظلمات الى النور (علمی دعوت کا آغاز، تمام انسانیت کو دعوت حق کی

(تلقین) (۲۵)

جدید سیرت نگاروں نے اسی منجح و اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے دعوت نبویؐ کے مراحل پر تفصیلی و تجزیاتی مطالعات پیش کئے۔ انہوں نے سیرت طیبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ کلی عہد نبوت اور مدنی عہد نبوت، - پھر ان دونوں ادوار کا الگ الگ تجزیہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دعویٰ منجح کا مطالعہ کیا۔ اس منجح و اسلوب میں کئی کتب سیرت لکھی گئیں، عربی زبان میں جن سیرت نگاروں نے کلی طور پر دعوت نبویؐ کے مراحل و منهاج پر کتب لکھیں ان میں ڈاکٹر روف شلیؒ کی ”الدعوة الاسلامية في عهد هالملكى مناهجها وغایاتها“، الدعوة الاسلامية في عهد ها المد نیمناہجها وغایاتها، علی بن جابر الحرمی کی ”منهج الدعوة النبوية في المرحلة المكية“، عبد الوهاب کھیل، الجو انب الاعلامية في حياة الرسول، مرحلة الاعداد والممارسة في مكة، اور الحرب النفسية ضد الاسلام في عهد الرسول في مكة، William Muhammad at Medina کی ”Montgomery Watt“، حمود بن جابر Harithی کی منهج الدعوة والعمل في المرحلة المكية، الطيب برغوث کی کتاب، منهج النبي ﷺ فی حماية الدعوية والمحافظة على منجزاتها خلال الفترة المكية، احمد غلوش احمد کی کتاب، السيرة النبوية والدعوة في العهد المكى، جمعۃ علی الخوبی کی کتاب، فقه الدعوة (دراسة موضوعية لسيرة الدعوة و منهاجها في العهد المدنى) ڈاکٹر منیر الغضبان کی کتاب ، المنهج الحر کی للسیرة النبوية، علی رضوان احمد الاسطل کی ، الوفود في العهد المكى واثرها الاعلامى ، وغيره۔ مراحل دعوت پر لکھی گئی یہ چند معروف کتب سیرت ہیں (۲۶) اردو میں جن سیرت نگاروں نے جزوی طور پر دعوت نبویؐ کے مراحل و منهاج کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے ان میں علامہ شبیل نعمانی و سید سلیمان ندویؒ، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ، مولانا حفظ الرحمن سیوطہ حارویؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ، مولانا امین احسن اصلاحیؒ، جناب طالب ہاشمی، مولانا وحید الدین خان، ڈاکٹر اسرار احمد، جناب خالد مسعود اور ڈاکٹر فضل الہی شامل ہیں۔ سید ابوالعلی مودودیؒ، مولانا صفحی الرحمن مبارک پوریؒ، مولانا محمد یوسف اصلاحی، ڈاکٹر یلیں مظہر صدیقی، نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت، اسلوب دعوت اور مراحل دعوت پر تفصیلاً لکھا ہے (۲۷)۔ سیرت میں دعویٰ رجحان کے حوالے سے ان سب کی تحقیقات کا جائزہ لینا تو مشکل ہے۔ ہم ان میں سے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) سید ابوالعلی مودودیؒ (۱۹۰۴ء۔ ۱۹۷۹ء) کی ”سیرت سرور عالم“ جلد دوم علی عہد نبوت پر لکھی گئی ہے۔ سیرت کے دعویٰ رجحان پر اردو میں سب سے عمدہ کتاب ہے۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے یعنی قرآن اپنے

لانے والے کو کس حیثیت سے پیش کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا خاندان: پیدائش سے آغاز نبوت تک، آغاز رسالت اور خفیہ دعوت کے ابتدائی تین سال، دعوت حق کے لیے ہدایات جو نبی ﷺ کو دی گئیں، دعوت اسلامی کی حقیقی نوعیت، دعوت عام کی ابتداء، دعوت اسلامی کو روکنے کے لیے قریش کی تدبیریں، ہجرت جبše۔ باب چار سے لے کر نو تک رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مختلف حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ باب بارہ مکہ میں قبل عرب کو دعوت اسلام کی رویداد پر مشتمل ہے جبکہ چودھویں اور آخری باب میں کمی دور کا مجموعی جائزہ لیا گیا ہے۔

باب چہارم آغاز رسالت اور خفیہ دعوت کے ابتدائی تین سال (ص ۱۲۹ تا ۱۶۲) کے جائزے پر مشتمل ہے۔ سید مودودی کے بقول:

سورہ اقراء کی ابتدائی پانچ آیات کریمہ کے نزول سے نبوتِ محمدی کا آغاز ہوا اور فترتہ کے بعد سورہ مدثر کی ابتدائی سات آیات کریمہ کی تنزیل سے رسالتِ محمدی کا۔ ان آیات میں آپ ﷺ کو دعوتِ دین کا حکم دیا گیا اور اس سے متعلق ہدایات دی گئیں۔

سید مودودی نے ان ہدایات ربانی کا مفصل تجزیہ فرمایا ہے جو کہ مؤلف گرامی کے تجزیاتی مطالعے کا شاہکار ہے (۲۸) جبکہ دوسرے سیرت نگاروں کے ہاں اس کا ذکر بہت کم پایا جاتا۔ (۲۹) مولانا نے بھی کمی عہد نبوت کو دعویٰ مراحل میں تقسیم کیا ہے۔ ”خفیہ تبلیغ کا تین سالہ دور“ پر روایات سیرت و حدیث و تفسیر کی روشنی میں عمدہ تخلیل و تجزیہ پیش کیا ہے۔ خفیہ دعوت (۳۰) کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مُوبِلِنِ رسالت کی جو حکمت سکھائی تھی اس کے مطابق آپؐ نے اپنا کام، چھوٹتے ہی اعلان نبوت کر دینے اور لوگوں کو دعوت عام دینے سے نہیں کیا بلکہ ابتدائی تین سال تک آپؐ خفیہ طریقے سے اسلام کو ان سعید روحوں تک پہنچاتے رہے جو محض دلیل و برہان اور تفہیم و تذکیر سے توحید کو قبول کرنے اور شرک چھوڑنے پر آمادہ ہو سکتی تھیں، اور اس کے ساتھ جن پر یہ اعتماد بھی کیا جا سکتا تھا کہ وہ اس تحریک کو اس وقت تک راز میں رکھیں گی جب تک اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہادی برحق، اعلان عام اور واشگاف دعوت الی اللہ شروع کر دینے کا فیصلہ نہ فرمائیں۔ (۳۱)

ڈاکٹر یوسف مظہر صدیقی کی رائے ہے کہ:

مولانا مودودی غالباً واحد جدید اردو سیرت نگار ہیں جنہوں نے روایات کے تجزیے اور تخلیل کی بنیاد پر دار ا رقم (۳۲) میں مرکز تبلیغ و اجتماع کا قیام، ثابت کرنے کے علاوہ، اس کے اسباب اور تاریخی تناظر اور زمانی توقیت سے بحث کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دار ا رقم کو مرکز تبلیغ و تعلیم ڈھانی سال کی مدت کے بعد اس لیے بنایا گیا تھا کہ

مسلمانوں اور کافروں میں تصادم کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن اس توقیت سے حضرت ابوذر غفاریؓ کے اسلام قبول کرنے کی صحیح روایت میں نہیں کھاتی، انہوں نے آغازِ نبوت ہی میں اسلام قبول کیا تھا اور دارالرقم میں ہی کیا تھا جب مسلمان تھوڑے تھے۔ غالباً یہ مرکزِ اسلام ابتداء ہی میں وجود میں آگیا تھا اور پھر وہ بقول مولانا مودودی خفیہ و علانیہ دعوت کے زمانے میں سب سے بڑا مرکزِ اسلام بنارہا۔ مولانا مودودی کے تخلیل و تجزیے کی ایک شاہکار بحث وہ ہے، جس کا سوالیہ عنوان ہے: ”تین سال کی خفیہ دعوت میں کتنا کام ہوا؟“ مولانا مودودی نے بڑی تلاش و تجسس کے بعد اس سہ سالہ دورِ تبلیغ کے دوران مسلمان ہونے والوں کی ایک فہرست تیار کی ہے، جو خاندانوں کے اعتبار سے تیار کی گئی ہے وہ بنو ہاشم، بنو مطلب، بنو عبد شمس، بنو امية اور ان کے حلفاء۔ بنو تمیم اور ان کے حلفاء۔ بنو آسد، بنو عبد العزی، بنو زہرہ اور ان کے حلفاء۔ بنو عدی اور ان کے حلفاء، بنو عبد الدار، بنو جعجع، بنو سہم اور ان کے حلفاء، بنو مخزوم اور ان کے حلفاء، بنو عامر بن لوی بنو فہر بن مالک، بنو عبد قصیٰ کے علاوہ غلام و باندی مسلمانوں اور کم از کم دو غیر قریشی رغیر کمی ۱۲۹ افراد پر مشتمل ہے اور اولین چار مسلمانوں کو شامل کر کے ان کی تعداد ۱۳۳ ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ تخلیل و تجزیہ روایات اور تجزیاتی مطالعہ سیرت کی یہ نادر مثال ہے، جو صرف مولانا مودودی جیسے مفلک و عقری کے قلم سے نکل سکتی تھی۔ (۳۳) تمام قدیم و جدید سیرت ٹکار، دعوتِ عام کی ابتداء، کا باب بالعلوم قریب ترین اعزہ کی دعوت کے باب سے شروع کرتے ہیں۔ مولانا مودودی نے سب سے ہٹ کر، روایات کے تجزیے و تخلیل کے بعد، دلائل و برائیں کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ، اسلام کا اولین اظہار، رسول اکرم ﷺ نے حرمؐ کعبہ میں نماز پڑھ کر کیا تھا۔ یہ قریش مکہ کی نماز سے مختلف تھی اور خالص اسلامی نماز تھی اس نماز نے ابو جہل جیسے دشمن دین میں شدید ر عمل پیدا کیا تھا۔ جس کا ذکر سورۃ اقرأ آیات کریمہ ۱۹ میں ملتا ہے۔ مولانا مودودی نے اسی واقعے سے متعلق ان روایات کو نقل کیا ہے، جو کتبِ حدیث و سیرت میں ابو جہل مخزومی کی حرکات، بالخصوص نماز سے رونکنے سے متعلق ملتی ہیں۔ ان کی یہ بحث بہت وقیع اور عمده تجزیے پر مبنی ہے۔ اپنے قریب ترین خاندان والوں کو دعوت، مولانا مودودی کے نزدیک دعوتِ عام کا دوسرا قدم ہے، اولین نہیں۔ بلا ذری، ابن اشیم، سورۃ الشعراء، (۲۱۳:۲۶) اور دوسری معتبر روایات سے انہوں نے اس کا مواد تیار کیا ہے۔ قریش کے تمام خاندانوں کو دعوت، تیسرا قدم تھا اور اس کا آغاز کوہ صفا کے خطبے سے ہوا تھا۔ مولانا مودودی کی یہ بحث جامع، احادیث پر مبنی اور متعدد روایات سے بحث کرتی ہے اور خطبے کا متن دیتی ہے۔ اسی طرح دعوتِ عام میں روڑے اٹکانے والے دو بدترین دشمنانِ اسلام: ابو لہب ہاشمی اور ابو جہل مخزومی کے کرتوقتوں، سازشوں اور بد باطنیوں کی بالخصوص اور عام دشمنانِ رسول ﷺ کی حرکات پر مبنی بحث ان کی تخلیل و تجزیے کی شان دار شہادتیں ہیں، جس میں ان دونوں دشمنوں کی تصویری کھیچ دی ہے۔ اور ان کو پورے تاریخی اسلام کے

تیاظر میں پیش کیا ہے۔ حضور ﷺ کی تبلیغی مساعی اور آپ کے کردار و دعوت و نبوت کے حق ہونے کو خوب ثابت کیا ہے۔ (۳۲)

پانچویں باب میں سید مودودیؒ نے ان ربانی ہدایات کی تفصیل بیان کی ہے جو دعوت حق کے لیے نبی ﷺ کو دی گئیں۔ یعنی دعوت میں حکمت و موعظت کا لحاظ، دعوت حق کے لیے ٹھنڈا اور سنجیدہ اسلوب، داعی کا منصب اور اس کی ذمہ داری، تبلیغ کا آسان طریقہ، مجادله و مباحثہ کے اصول، سخت مخالفانہ ماحول میں دعوت الی اللہ، بدی کا مقابلہ، بہترین نیکی سے کرنا، دعوت میں صبر کی اہمیت جیسے عنوانات کو قرآن مجید اور واقعات سیرت کی روشنی میں رقم کیا ہے۔

مولانا لکھتے ہیں۔

آغاز میں جن ہدایات کی ضرورت تھی صرف وہی دی گئیں اور وہ زیادہ تر تین مضمونوں پر مشتمل تھیں۔ ایک، پنجمبر گواں امر کی تعلیم کہ وہ خود اپنے آپ کو اس عظیم الشان کام کے لیے کس طرح تیار کریں اور کس طرز پر کام کریں۔ دوسرے، حقیقت نفس الامری کے متعلق ابتدائی معلومات اور حقیقت کے بارے میں ان غلط فہمیوں کی جملہ تردید جو گرد و پیش کے لوگوں میں پائی جاتی تھیں، جن کی وجہ سے ان کا رویہ غلط ہوا تھا۔ تیسرا، صحیح رویہ کی دعوت اور ہدایات الہی کے ان بنیادی اصول اخلاق کا بیان جن کی پیروی میں انسان کی فلاج و سعادت ہے۔ (۳۵)

چھٹے باب (ص ۱۹۱ تا ۵۱۲) میں دعوت اسلامی کی حقیقی نوعیت، مشرکین کی عداوت کے اسباب اور ان کی ناکامی کے وجہ پر اظہار خیال کیا ہے۔ پیغام دعوت میں، توحید کی تعلیم اور شرک کی تردید، رسالت محمدیہ پر ایمان کی دعوت، قرآن کے کلام الہی ہونے پر ایمان کی دعوت، آخرت پر ایمان کی دعوت، اخلاقی تعلیمات، عالمگیر امت مسلمہ کی تاسیس، نبی اور غیر نبی کے طریق کار میں فرق۔ ان عنوانات کے تحت بھرپور تجزیہ پیش کیا ہے۔ ساتویں باب میں دعوت عام کی رواداد بیان کی ہے جبکہ آٹھواں باب دعوت اسلامی کو روکنے کے لیے قریش کی تدبیریں، اور ان کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ مولانا مودودی کی رائے یہ ہے کہ دعوت اسلام اور رسول ﷺ کی مخالفت کے باب میں تمام اکابر قریشی اور عوام کا رویہ یکساں نہ تھا۔ آپ نے اکابر قریش کو دو طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ شدید ترین مخالفین

۲۔ نرم رونگال فین

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

رہے عام اہل مکہ، تو ان میں سے کچھ غیر جانبدار تھے، کچھ دلوں میں اسلام کے قائل ہو گئے تھے مگر اپنا اسلام چھپائے ہوئے تھے کچھ اسلام قبول کرتے جا رہے تھے، اور ایک بڑی تعداد اپنے سرداروں کے بھڑکانے سے دین آبائی کی حمیت میں بٹلا ہو کر ان کی شرارتؤں میں شریک ہو جاتی تھی جو اسلام کے خلاف کی جاتی تھیں۔ (۳۶)

مولانا مودودی نے تدابیر قریش کو مختلف فصوں میں تقسیم کیا ہے اور ان کا ایک عمدہ تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے پہلی بحث ہے۔ حضور ﷺ سے مصالحت کی کوششیں، اس میں مختلف مآخذ میں مذکورہ اکابر قریش، جیسے عتبہ بن ربیعہ، اول و فدیہ قریش اور دوسرا فودہ قریش کے جانب ابو طالب ہاشمی اور رسول اکرم ﷺ سے ملاقاتوں اور مصالحانہ تجویزوں کا عمدہ ذکر و تجزیہ ہے۔ دوسری بحث یا تدبیر قریش کا عنوان ہے: جانب ابو طالب پر دباؤ ڈالنے کی کوششیں، اس باب میں ان فودہ قریش و تجاویز اکابر کا ذکر مفصل ہے، جو سماجی اور معاشرتی دباؤ ڈالنے کے لیے منظم و مرتب کیے گئے تھے۔ چار مختلف وفود کے علاوہ ابو جہل مخزومی کی قتل نبوی کی سازش اور قریش کی مجموعی دھمکی کا بیان پیش کیا ہے۔ قریش کی چھپھوری اور ذلیل حرکات، تیسرے بحث کا عنوان ہے۔ اس کے تحت بعض سماجی گھناؤ نے ہتھکنڈوں کے ذریعے رسول اکرم ﷺ کو دعوت دین سے روکنے کی کوششیں بیان کی ہیں، جیسے حضرت نبی گل طلاق دلوں کی کوشش، فرزند نبوی حضرت قاسمؓ کی وفات پر اظہار مسرت اور اکابر کی طعنہ زنی، قرآن کی تلاوت سنتے ہی شور مچادیا، تحریف قرآن کی سعی، فضول بحثوں کے ذریعے مسلمانوں کو الجھانا، مسلمانوں کی عام تذلیل و تفحیک، ناواقفوں کو وغلانا، (۳۷)

دعوت حق کو روکنے اور آپ ﷺ کے خلاف قریش کی ان ساری تدابیر کا اثر ہوا۔ مکہ سے باہر اسلام کی اشاعت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

قریش اپنے نزدیک یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح وہ محمد ﷺ اور قرآن کو زک دے دیں گے، لیکن دراصل اس طرح انہوں نے خود ہی عرب کے گوشے گوشے تک آپ کا اسم گرامی پہنچا دیا۔ آپ کی جتنی شہرت مسلمانوں کی کوششوں سے سالہا سال میں بھی نہ ہو سکی تھی وہ قریش کی اس مہم سے تھوڑی مدت ہی میں ہو گئی، عام لوگ چاہے اس سے بدگمان ہی ہو گئے ہوں، مگر بہت سے دلوں میں آپ سے آپ یہ سوال پیدا ہو گیا کہ آخر معلوم تو ہو وہ کون سا ایسا آدمی ہے جس کے خلاف یہ طوفان برپا ہو رہا ہے، اور بہت سے لوگوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ وہ بات سنی تو جائے جس سے ہم کو اتنا خوف دلایا جا رہا ہے۔ اس طرح مکہ سے باہر عرب کے دوسرے علاقوں میں اسلام

کے پہنچنے کا راستہ کھل گیا۔ (۳۸)

سیرت سرور عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دوسری جلد کے بارھوں باب کا عنوان ”کمی دور کے آخری تین سال“، ہے۔ جس میں مکہ کے آس پاس بسنے والے تیرہ قبائل کو دعوت حق کی رواداد قلم بند کی ہے اور کمی عہد نبوت کا بڑا بصیرت افروز تجربہ کیا گیا ہے بقول ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی، مولانا مودودی، جدید اردو سیرت نگاروں میں وہ واحد صاحب بصیرت انسان ہیں، جنہوں نے، کمی دور کے آخری تین برسوں پر پورا ایک باب (نمبر ۱۲) قائم کیا اور ترتیب و تنظیم کے ساتھ تجزیاتی مطالعے پر بنی، اس دور آخر کے واقعات و حالات کو بے مثال تائیخی فہم و بصیرت اور بے نظیر واقعیت کے ساتھ بحسن و خوبی بیان کیا ہے۔ (۳۹)

(2) اردو سیرت نگاری میں دعویٰ رجحان کی نمائندہ دوسری بڑی کتاب الرجیح المختوم مولانا صفحی الرحمن مبارک پوری (۱۹۲۲ء۔ ۲۰۰۶ء) کی ہے۔ مولانا نے ترتیب زمانی کے لحاظ سے سیرت طیبہ کو مرتب کیا ہے۔ تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام کی تفصیلات بھی بیان کیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی دعویٰ زندگی کو ادوا و مرامل میں تقسیم کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

ہم نبی ﷺ کی پیغمبرانہ زندگی کو دھصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں جو ایک دوسرے سے مکمل طور پر نمایاں اور ممتاز تھے وہ دونوں حصے یہ ہیں ۔۱۔ کمی زندگی ۔۔۔ تقریباً تیرہ سال، ۲۔ مدینی زندگی ۔۔۔ دس سال۔ پھر ان میں سے ہر حصہ کئی مرحلوں پر مشتمل ہے اور یہ مرحلے بھی اپنی خصوصیات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف اور ممتاز ہیں۔ اس کا اندازہ آپ کی پیغمبرانہ زندگی کے دونوں حصوں میں پیش آنے والے مختلف حالات کا گھرائی سے جائزہ لینے کے بعد ہو سکتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ کمی زندگی تین مرحلوں پر مشتمل تھی۔

۱۔ پہلی پرده دعوت کا مرحلہ۔۔۔ تین برس

۲۔ اہل مکہ کو حلم کھلا دعوت و تبلیغ کا مرحلہ۔۔۔ چوتھے سال نبوت کے آغاز سے دسویں سال کے اوخر تک۔

۳۔ مکہ کے باہر اسلام کی دعوت کی مقبولیت اور پھیلاؤ ایک مرحلہ۔۔۔ دسویں سال نبوت کے اوخر سے بھرت مدینہ تک (۴۰)

پھر اسی نبوی دعویٰ مرامل کو پوری کتاب میں پیش نظر رکھا ہے۔ پہلا مرحلہ، کاوش تبلیغ کے ذیل میں، خفیہ دعوت کے تین سال، اولین راہروان اسلام کے دعوت حق کو قبول کرنے کی ایمان افروز رواداد قلم بند کی ہے۔ دوسرے مرحلہ میں کھلی تبلیغ کے تحت، اظہار دعوت کا پہلا حکم، قرابت داروں میں تبلیغ، کوہ صفا پر دعوت، اور حق کا

واشگاف اعلان اور مشرکین کا رد عمل کے ذیل میں روایات تفسیر و حدیث و سیرت کا عمدہ تجزیہ پیش کیا ہے۔ ”ابتدائی مسلمانوں کا صبر و ثبات اور اس کے اسباب و عوامل کی بحث میں مولانا مبارک پوری نے پہلا سبب اللہ تعالیٰ کی ذات واحد پر ایمان اور اس کی ٹھیک ٹھیک معرفت کو بیان کیا ہے اور دوسرا سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پرکشش قیادت۔ چنانچہ لکھتے ہیں (۲۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو امت اسلامیہ ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے سب سے بلند پایہ قائد و رہنماء تھے، ایسے جسمانی جمال، نفسانی کمال، کریمانہ اخلاق، باعظمت کردار اور شریفانہ عادت و اطوار سے بہرہ ور تھے کہ دل خود بخود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سکھنے جاتے تھے، اور طبعیتیں خود بخود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچاہو ہوتی تھیں، کیونکہ جن کمالات پر لوگ جان چھڑ کتے ہیں ان سے آپ کو اتنا بھر پور حصہ ملنا تھا کی اتنا کسی اور انسان کو دیا ہی نہیں گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم و عظمت اور فضل و کمال کی سب سے بلند چوٹی پر جلوہ فگن تھے۔ عفت و امانت، صدق و صفا اور جملہ امور خیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اتیازی مقام تھا کہ رفقاء تو رفقاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یکتائی و انفرادیت پر کبھی شک نہ گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو بات نکل گئی، دشمنوں کو بھی یقین ہو گیا کہ وہ سچی ہے، اور ہو کر رہے گی (۲۱)

مولانا مبارک پوری نے کمی عہد نبوت میں دعوت کا تیسرا مرحلہ، بیرون مکہ دعوت اسلام، کو قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں طائف میں دعوت نبوی کا ذکر کیا ہے، اہل طائف کی ظلم و زیادتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدسلوکی، طائف سے واپسی میں وادی نخلہ میں جنوں کی جماعت کے دعوت حق قبول کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ قبل اور افراد کو اسلام کی دعوت کے ذیل میں ان قبلیں کی تفصیلات بیان کیں جن کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ یہ رب کی چھ سعید روحوں نے اسی موقع پر اسلام قبول کیا اور پھر مکہ سے باہر دعوت کے لیے راہ ہموار ہو گئی۔

مولانا مبارک پوری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کو بھی تین مرحلوں میں تقسیم کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

- ۱۔ پہلا مرحلہ: جس میں فتنے اور اضطرابات برپا کئے گئے، اندر سے رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور باہر سے دشمنوں نے مدینہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے چڑھائیاں کیں۔ یہ مرحلہ صحیح حدیبیہ ذی قعده ۶ھ پر ختم ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ دوسرا مرحلہ: جس میں بت پرست قیادت کے ساتھ صلح ہوئی، یہ فتح مکہ رمضان ۸ھ پر منتہی ہوتا ہے۔ یہی مرحلہ شاہان عالم کو دعوت دین پیش کرنے کا بھی ہے۔

- ۳۔ تیسرا مرحلہ: جس میں خلقت اللہ کے دین میں فوج درفعہ داخل ہوئی۔ یہی مرحلہ مدینہ میں قوموں اور قبیلوں کے دفود کی آمد کا بھی مرحلہ ہے۔ یہ مرحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخر یعنی ربيع الاول ۱۰ھ تک محبیط ہے (۲۲)

مدنی دور کے دوسرے مرحلہ کی بحث ”نئی تبدیلی“، کے عنوان سے کی ہے جس میں صلح حدیبیہ کے دعوتی اثرات کو مقدم رکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

”امن کے اس مرحلے پر صلح حدیبیہ کے بعد شروع ہوا تھا مسلمانوں کو اسلامی دعوت پھیلانے اور تبلیغ کرنے کا اہم موقع ہاتھ آگیا تھا، اس لیے اس میدان میں ان کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئیں جو جنگی سرگرمیوں پر غالب رہیں لہذا مناسب ہو گا کہ اس دور کی دو فتمیں کردی جائیں۔ ا۔ تبلیغ سرگرمیاں، اور باشا ہوں اور سربراہوں کے نام خطوط۔“

۲۔ جنگی سرگرمیاں۔ پھر بے جانہیں ہو گا کہ اس مرحلے کی جنگی سرگرمیاں پیش کرنے سے پہلے بادشاہوں اور سربراہوں کے نام خطوط کی تفصیلات پیش کر دی جائیں کیونکہ طبعی طور پر اسلامی دعوت مقدم ہے بلکہ یہی وہ اصل مقصد ہے جس کے لیے مسلمانوں نے طرح طرح کی مشکلات و مصائب، جنگ اور فتنے، ہنگامے اور اضطرابات برداشت کئے تھے۔ (۲۳)

مولانا مبارک پوری کے بقول مدنی دور کا تیسرا اور آخری مرحلہ آپ ﷺ کی دعوت کے نتائج کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں آپ ﷺ نے تقریباً ۲۳ سال کی طویل جدوجہد، مشکلات و مشقت، ہنگاموں اور فتنوں، فسادات اور جنگوں اور خوزیریز معروکوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ آخری بحث کا عنوان بھی ”دعوت کی کامیابی اور اس کے اثرات“، ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

غرض اس دعوت کی بدولت عربی وحدت، انسانی وحدت، اور اجتماعی عدل وجود میں آگیا۔ نوع انسانی کو دنیاوی مسائل اور اخروی معاملات میں سعادت کی راہ مل گئی۔ بالفاظ دیگر زمانے کی رفار بدل گئی، روئے زمین متغیر ہو گیا، تاریخ کا دھار امڑ گیا، اور سوچنے کے انداز بدل گئے۔ (۲۴)

(3) پروفیسر ڈاکٹر الطیب برغوث (۱۹۵۱ء) نے رسول اللہ ﷺ کے کمی عہد پر دعوتی نقطہ نظر سے ایک کتاب بعنوان، ”منہجُ النبی ﷺ فی حماۃ الدعوۃ و المحافظۃ علی مُنجزاً تھا خلال الفتَّۃِ المکیۃِ“، لکھی ہے۔ مقصد و منہج تایلیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حرصت۔ انسجاماً مع طبیعة الموضوع و اهدافه۔ على ان اتجاوز منهج السرد التاریخي للاحداث الذي سيطر على قسم كبير من الدراسات السابقة، لاستفید بالاضافة الى ذلك من المنهج التحليلي، لأن غرضي ليس هو نسخ كتاب جديد في السیرة على طريقة التسجيل التاریخي لواقع الحركة النبوية واحداثها ، بل هو محاولة

البحث عما وراء هذه الحركة من قواعد منهجية متناسقة، اخرجتها ذلك الاتخاذ
المحكم ، الذى عمل على حماية المضمون الرسالى للدعوة، و حافظ على
منجزاتها۔ (۴۵)

پوری کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا عنوان ہے ”غاية الدعوة الاسلامية و خصائصها
المبدئية الكبرى“، اس کے ذیل میں دو فصلیں ترتیب دی ہیں جن میں پہلی فصل میں دعوت اسلامیہ کی غایت اور
اس کے پھیلاوے کے آفاقی پہلو، جبکہ دوسرا فصل میں دعوت اسلامی کی اہم خصوصیات پر بحث کی ہے دوسرا باب کا
عنوان ہے ”طبعية المرحلة المكية و اهداف الدعوة فيها“، اس باب میں کلی عہد میں دعوتی ماحول، دعوت کا
آغاز اور کی مرحلہ میں دعوت کے اهداف پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرا باب، التحديات التي واجهتها الدعوة في
المرحلة المكية و منهج مواجهتها کے عنوان پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ان مصائب و مشکلات کی تفصیل بیان
کی جو دعوت کے اس مرحلہ میں آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو پیش آئے۔ پوری بحث میں عصری دعوتی تفاسیر مثلاً
فی ظلال القرآن، سید قطب شہید، تفسیر التحریر والتنویر، علامہ طاہر بن عاشور، محسان التاویل، القاسمی سے
اخذ و استفادہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جدید کتب سیرت مثلاً حیات محمد، محمد حسین ہیکل، محمد رسول اللہ، الصادق
عوجون، الرحیق المختوم، مولانا صفحی الرحمن مبارک پوری، المنہج الحر کی لسیرة النبویة، منیر الغضبان،
سے استفادہ کیا ہے۔

کلی دور میں آپ ﷺ کے وسائل دعوت اور مرکز دعوت پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے مثلاً بیت نبوی اولین
دعوتی مرکز تھا۔ اولین اسلام قبول کرنے والے اصحاب رسول ﷺ مثلاً حضرت عمار بن یاسرؓ اور آپ کا خاندان،
حضرت صحیب رومیؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کرنے اصحاب وغیرہ بیت نبوی میں حاضر ہوتے
اور آپ کی تربیت سے فیض پاتے۔ (۲۶)

(4) ڈاکٹر یمین مظہر صدیقی جدید اردو سیرتی ادب میں تخلیقی و تجویاتی مبنی و اسلوب کے بانی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے
قرآن حکیم، حدیث و سنت، روایات سیرت و تفسیر اور کتب تاریخ سے اخذ و استفادہ کرتے ہوئے سیرت طیبہ کی نئی جہات پر
کئی کتب اور مقالات قلم بند کئے ہیں۔ آپ نے کمی و مدنی عہد نبوت کے فقہی، معاشرتی، تمدنی، معاشی، سیاسی، مذہبی،
دعوتی پہلوؤں پر شاہکار کتب تالیف کیں ہیں۔ (۲۷) دعوت نبوی ﷺ کے مراحل و منہاج کو بھی آپ نے تحقیق کا خصوصی
 موضوع بنایا ہے۔ (۲۸)

آپ کی کتاب ”کلی اسوہ نبوی ﷺ مسلم اقویوں کے مسائل کا حل“، کلی عہد نبوت کی دعوتی تاریخ اور مراحل کے

ساتھ ساتھ، رسول اللہ ﷺ کے طریق دعوت کو بھی واضح کرتی ہے۔ بلیکی دور میں ”دعوت کے دو انداز“، کے تحت خفیہ و علانیہ دعوت کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تبیغ دین و اشاعت اسلام کے دو بنیادی انداز اور نہادی اسلوب کی عہد میں اختیار کئے گئے۔ ایک خفیہ تبلیغ کا انداز، دوسرا علانیہ و بہا نگہ دہل اشاعت کا اسلوب۔ یہ دونوں وقتی انداز اور عارضی اسلوب نہیں ہیں بلکہ مستقل اور ابدی ہیں۔ ان دونوں میں تعاقب و تابع یا لازم و ملزم کا اصول بھی ہمیشہ کے لئے کار فرما کر دیا گیا یعنی ایک اندازو اسلوب کے بعد ہی دوسرا اسلوب اختیار کیا جائے گا۔ پہلے خفیہ تبلیغ کا طریقہ فرض کر دیا گیا اور اس کی کامیابی کے بعد علانیہ تبلیغ کا اسلوب متعین فرمایا گیا۔ نہیں ہو سکتا کہ علانیہ پہلے ہوا اور خفیہ بعد میں، ان دونوں میں عظیم حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ غیر مسلم غالبہ والے سماج میں ہر مقام، ہر وقت اور ہر زمانے میں تبلیغ کا انداز خفیہ رکھنا لازمی ہے۔ اس میں بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ اور اسی کے ساتھ کامیابی کی ضمانت بھی۔ یہی انبیاء سابقین کا بھی اسلوب رہا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے تین سال تک خفیہ تبلیغ کی اور اعلان و اظہار سے ہمیشہ گریز فرمایا۔ اس کی ایک حکمت یہ تھی کہ خفیہ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے پیروؤں کے تعداد رفتہ بڑھائی جائے اور دوسری حکمت یہ تھی کہ غیر مسلم سماج میں بلا وجہ احتل پھل پیدا کر کے مخالفت و عناد کے طوفان کو دعوت نہ دی جائے۔ خفیہ تبلیغ کی کامیابی اور شمر آوری پر ہی دوسرا علانیہ تبلیغ، کے آغاز و اعلان کی اجازت منحصر میں بنائی گئی۔ کامیابی کا عصر یہ تھا کہ سالہ خفیہ تبلیغ کے زمانے میں مکہ مکرمہ میں ایک متعدد بے تعداد مسلمانوں کی بن گئی۔ ہماری روایات بہت وضاحت سے یہ نکتہ بھی اجاگر کرتی ہیں کہ خفیہ تبلیغ کے زمانے میں معاملہ اتنا خفیہ اور پوشیدہ بھی نہ تھا۔ اکابر قریش اور سرداران مکہ کے علاوہ عام و خاص بھی اس دعوتِ نبوی سے اور دینی تحریک سے پوری طرح واقف تھے لیکن اپنے رد عمل میں محتاط تھے اور خفیہ دعوت کے سبب مخالفت و عداوت پر نہیں اترے تھے۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کرام کی خفیہ تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے کمی اشراف نے اسلام قبول کیا۔ ان کی ایک فہرست دینے کے بعد وہ صراحة کرتے ہیں کہ پھر اسلام میں مردوں اور عورتوں کے گروہ کے گروہ داخل ہو گئے یہاں تک مکہ میں اسلام کا ذکر پھیل گیا اور اس کے بارے میں باقی کی جانے لگیں۔ (۲۹)

کمی عہد نبوت میں نبی ﷺ نے دعوت و تبلیغ میں جن وسائل و ذرائع دعوت کو اختیار فرمایا اس پر بحث

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

- تبليغِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے رسول اکرم ﷺ نے تمام مروجہ اور اخلاقی وسائل بھی اختیار فرمائے، کی عہدِ نبوی میں جن اہم وسائل و ذرائع کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے اہم ترین ہیں:-
- (الف) افراد و طبقات کو ملاقات و زیارت کے موقع پر قرآن کریم سنانا اور وعظ و تقریر کر کے سمجھانا۔
- (ب) غیر مسلم مجالس اور اجتماعات میں پہنچ کر تلاوت کلام پاک اور سود و پند سے کام لینا۔
- (ج) سر بر آور دہ اور اکابرِ قوم کے ساتھ مکالمات و گفتگو فرمانا اور اسلام کا پیغام ان تک پہنچانا۔
- (د) رشتہ داروں اور عزیز دنوں اور دوسرے اکابر قوم کیلئے دعوت طعام اور مجلس اکل و شرب کا اہتمام کرنا۔
- (س) تخفے تھائف اور بدایا کے ذریعہ ان کی خوشی و خوشنودی حاصل کرنا اور ان کے دل میں جگہ بنانا۔
- (ص) خدمتِ خلق کے ذریعہ ان پر اسلامی تعلیمات کا اثر غالب کرنا اور اسلامی کردار کی عظمت کا ایقان بڑھانا۔
- (ط) باہمی تعاون اور قومی تعامل کے ذریعہ ان کو دین کے قریب لانا اور امن و امان آشی کا نہ ہب ثابت کرنا۔
- (ع) تجارتی و سماجی تعلقات میں اقدار عالیہ اور اخلاقی فاضلہ کے وسیلہ سے ان پر اسلام کی حقانیت اور کردارِ مسلم کی بلندی ثابت کرنا۔
- (ف) اسلام پر وارد اعترافات کا دفعیہ کرنا اور سوالات و اعترافات کا علمی و اخلاقی جواب دینا۔
- (ق) غیر مسلم طبقات و اکابر پر اسلام اور دین کے خیر مغض ہونے کا تاثر قائم کرنا اور ان کو ان کی اپنی ساعت داریں کا یقین دلانا (۵۰)

اسلامی ریاست کی تشکیل کے بعد آپ ﷺ نے ریاستی انتظامیہ کو اسلامی دعوت و تبلیغ کا کام سونپا تھا۔ مدنی دور میں جو ہمیں روانہ کی گئیں ان کا مقصد بھی پیغام دعوت تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے مدنی عہد نبوت میں آپ ﷺ کی دعوتی حکمت عملی اور دعوتی نظام پر بھی تحقیقی مقالات لکھے ہیں۔ (۵۱)

(ج) منائج و اسالیب دعوت نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب سیرت کا جائزہ داعیِ اعظم ﷺ کی زبان و حی ترجمان سے اصول دعوت کا طریقہ بھی معلوم ہوا کہ کس طرح لوگوں کو حق و صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دینی ہے اور پھر آپ کی سیرت طیبہ کے وہ عملی پہلو بھی ہمارے لیے منارہ نور ہیں، کس طرح آپ ﷺ نے حکیمانہ انداز میں دعوت کا فریضہ سراجِ نجام دیا۔ کتب سیرت و احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ دعوت و تبلیغ میں مخاطبین کی ذہنی و جسمانی طاقت، ان کی فطری صلاحیت، ان کے مزاج و طبیعت کو مدنظر رکھتے تھے۔ یہی دعوتی نبوی ﷺ کے اصول بھی دورِ جدید کی سیرت نگاری کا ایک موضوع ہے۔ نبوی منیج

واسلوبِ دعوت کے نقطۂ نظر سے جو ادب سیرت و جود میں آیا اس کو ہم تین حصوں میں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ جزوی طور پر اصول دعوت و منجع دعوت نبوی پر لکھی گئی کتب

۲۔ قرآنی و نبوی اصول دعوت میں کسی ایک اصول پر لکھی گئی کتب

۳۔ مخاطبین کے لحاظ سے منجع دعوت نبوی پر لکھی گئی کتب

۱۔ دعوت، اصول دعوت، داعی کی صفات، دعوتی وسائل و ذرائع، دعوت دین میں مصائب و مشکلات، ایسے موضوعات پر بکثرت کتابیں لکھی گئیں، (۵۲) ان سب میں سیرت طیبہ سے استدلال واستشهاد کیا گیا ہے، مثلاً اردو میں اصول دعوت پر سب سے عمدہ کتاب مولانا امین احسن اصلاحی کی ”دعوت دین اور اس کا طریق کار“، (۵۳) ہے۔ مولانا نے مروجہ طریق تبلیغ کی ناکامی کی وجہات بھی بیان کیں ہیں اور تبلیغ کا صحیح طریق کار بھی، ایک فصل میں ”مخاطب کی نفیات کا لحاظ“، کے تحت مخاطب کی نفیات کی رعایت کے دس اصول بیان کئے ہیں۔ یہ واحد کتاب ہے جس میں دعوتی نقطۂ نظر سے انسانی نفیات کے لحاظ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اسلوبِ دعوت پر ایک محضہ کتاب قاری محمد طیب کی ”اصول دعوت اسلام“، (۵۴) ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے خطبات کا ایک مجموعہ بعنوان ”تبلیغ و دعوت کا مجرمانہ اسلوب“، (۵۵) ہے۔ اس میں مولانا نے انبیاء کرام اور نبی ﷺ کے دعوتی اسالیب کی چند نمونوں کی مثالیں پیش کی ہیں۔ مولانا وحید الدین خان نے قرآن حکیم اور سیرت نبوی کی روشنی میں، صبر و اعراض، رفق و نرمی، عفو و درگزر، تیسیر و تبشير کے دعوتی اسالیب پر اپنی تالیفات میں مفصل بحث کی ہے۔ (۵۶)۔ مولانا حفظ الرحمن سیوطہ حارویؒ نے ”بلغ مبین“، (۵۷) پہلے حصے میں اصول تبلیغ بیان کئے ہیں، اسی طرح مولانا مودودیؒ کی کتاب، حکمت تبلیغ، (۵۸) اور مولانا سید جلال الدین عمری کی، اسلام کی دعوت، (۵۹) میں بھی سیرت نبویؒ کی جھلکیاں موجود ہیں۔ عربی زبان میں عبدالمبدع صقر، استاد فتحی یکن، مصطفیٰ مشہور، دکتور عبدالکریم زیدان، دکтор یوسف قرضاوی، احمد غلوش احمد، محمد خیر یوسف نے اصول دعوت پر کتب تحریر کیں ہیں (۶۰)۔ ان میں بھی سیرت نبوی سے دعوتی اصول اخذ کئے گئے ہیں۔ منجع دعوت نبوی پر مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ”رسول اکرم ﷺ کا اسلوب تبلیغ“، کے تحت دس سے زائد اصول بیان کئے ہیں۔ آپ ﷺ کے محاسن اخلاق، رفق ملاطفت، حسن معاملات، جود و سخا، عدم تشدد، عفو و درگزر کے دعوتی اثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آپ ﷺ کی یہی مجزوانہ کشش تھی جو لوگوں کو کھیچ کھیچ کے دائرہ اسلام میں داخل کرتی تھی اور کفار کے جاہلانہ شکوک و ادھام کو دم میں مٹا دیتی تھی، صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے بہت سی بکریاں مانگیں، آپ نے دے دیں، اس پر آپ کی فیاضی کا اس قدر اثر پڑا کہ اپنے قبیلہ میں جا کر اس نے کہا کہ لوگوں مسلمان ہو

جاوہر کیونکہ محمدؐ اس قدر دستیتے ہیں کہ ان کو خود اپنے تنگ دست ہونے کا مطلق خوف نہیں۔ (۲۱)

”رسول اکرم ﷺ کا منہاج دعوت“، (۲۲) کے نام سے ڈاکٹر خالد علوی نے کتاب لکھی، جس میں دعوت نبوی کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کے طریق مدرس، تربیت، پر بھی متعدد کتب لکھی گئی ہیں جن کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔

۲۔ منہج دعوت نبوی کے حوالے سے دوسری قسم ان کتابوں کی ہے جن میں اصول دعوت میں کسی ایک اصول کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں دعوتی اصول بیان ہوئے ہیں مثلاً، حکمت، مواعظۃ الحسنة، مجادله بالاحسن، قول لین، اعراض اور قول بلیغ، تیسیر و تبیشر، تدریج، تالیف قلب، دعوت عقل، الحوار، ترغیب و ترهیب، وغیرہ ان میں کسی ایک کو موضوع تحقیق بنایا کرتے تالیف کی گئی ہیں۔ مثلاً الاعتدال، البصیرہ، التدرج، الحکمة فی الدعوة الى الله وغیره۔ ان کتب میں قرآن حکیم کی تعلیمات اور سیرت طیبہ کے عملی مظاہر کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

بعض کتب سیرت اور تحقیقی مقالات ایسی بھی ہیں جن میں دعوت نبوی کے کسی ایک اصول پر جامع معلومات دستیاب ہیں مثلاً، سلیمان بن عبد العزیز کا مقالہ ”اسلوب الترغیب فی دعوة النبی ﷺ“، سید محمد بن محمد کا مقالہ خطب الرسول ﷺ دراسة دعوية، ڈاکٹر سید عزیز الرحمن کی کتاب خطبات نبوی ﷺ، الملائی کا مقالہ الحوار فی دعوة النبی ﷺ، اور رقم کا مقالہ بھی شامل ہے۔ (۲۳)

۳۔ منہج دعوت نبوی کے حوالے سے لکھی کتب سیرت میں تیسرا قسم ان کتابوں کی ہے جن میں مخاطبین کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مثلاً۔ مختلف حکمرانوں، امراء، سلاطین، اور قبائل کے ساتھ آپ کا دعوتی منہج و اسلوب۔ دکتور صلاح عبد الفتاح الحالدی کی کتاب ”الرسول المبلغ“ تفصیل الاتصالات بین الرسول و بین ملوك عصره لتبلیغهم الدعوة، بہت عمدہ کتاب ہے۔ فاضل محقق نے مکاتیب نبوی سے دعوتی اصول اخذ کئے ہیں۔ (۲۴) اسی طرح معاشرہ کے مختلف طبقات کے احوال و نفیسیات کا لحاظ کرتے ہوئے دعوت نبوی کے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً، الجوهرۃ بنت محمد العمرانی کا مقالہ ”دعوة النبی ﷺ للنساء“، حمود بن جابر الحارثی کی کتاب ”دعوة النبی ﷺ“ للاعراب، سلیمان بن قاسم العید کی کتاب ”المنہاج النبوی فی دعوة الشباب“، الشقیطی کی کتاب ”منهج الرسول فی دعوة اهل الكتاب“، وغیرہ شامل ہیں۔

خلاصہ بحث:

یہ حقیقت ہے کہ دور جدید میں سیرت نگاروں نے رسول اللہ ﷺ کے دعوتی منہج و اسلوب کو تحقیق کا موضوع بنایا۔ خصوصاً ملکی و مدنی عہد نبوت کی تاریخ، دعوت حق کی تفصیلات، اور آپ ﷺ کے طریق و اسلوب دعوت

پر عربی زبان میں سو سے زائد کتابیں اور مقالات لکھے گئے، تاہم اردو سیرت نگاری میں اس موضوع پر دو چار کتب سیرت کے سوا بھی تک کوئی مربوط و قیع علمی و تحقیقی کام نہیں ہوسکا۔ اردو ادب سیرت میں حضور کی زندگی کے دعویٰ مراحل کا کچھ نہ کچھ ذکر تو ہوتا ہے مگر مدنی زندگی کے دعویٰ پہلوؤں کو اجاگرنہیں کیا گیا۔ ضرورت امر کی ہے کہ مدنی عہد نبوت کے مختلف دعویٰ پہلوؤں مثلاً، غزوات نبوی کا دعویٰ مطالعہ، قبل عرب، یمن، بحرین، میں اشاعت اسلام، مختلف قبائل میں دعاۃ کا تقرر، بارگاہ نبوی میں آنے والے و فوڈ عرب کے دعویٰ اثرات، معاهدات نبوی کے دعویٰ اثرات، جیسے پہلوؤں پر بھی کا کا کیا جائے، منہج دعوت نبوی کے حوالے سے، صبر و اعراض، تالیف قلب، تیسیر و تبشير پر مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔

(د)۔ مراحل و منہاج دعوت نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب سیرت کی فہرست

اس فہرست میں دعوت بنوی ﷺ کے مراحل و منہاج پر لکھی گئی کتب اور تحقیقی مقالات شامل ہیں، ان میں سے بعض مقالات اب شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف علمی و تحقیقی مجلات میں سیرت نبوی کے دعویٰ پہلوؤں مثلاً آپ ﷺ کی مدنی زندگی کے مختلف مراحل دعوت، حکمت دعوت، اسلوب و طریق دعوت پر سینکڑوں مقالات شائع ہوئے ہیں، جس کی فہرست الگ سے مرتب کردی گئی۔

۱۔ أَمْحَزُون، مُحَمَّد، مِنْهَجُ النَّبِيِّ فِي الدُّعَوَةِ مِنْ خَلَالِ السَّيِّرَةِ الصَّحِيحَةِ، دارُ السَّلَامِ، الْقَاهِرَةُ، مِصْرُ

۲۰۰۳ء

۲۔ ابراهیم عبد اللہ المطلق، التدرج فی دعوة النبي صلی الله علیہ وسلم ، مركز البحوث والدراسات، بیروت، ۱۳۹۹ھ

۳۔ ابراهیم بن عبد الرحمن الجرید، الایواء و النصرة فی العهد النبوی، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام، ریاض ۱۴۰۶ھ

۴۔ ابراهیم بن علی وزیر، منہج الدعوة و العمل النبوی فی المراحلة المکیة، ۱۹۹۳ء
۵۔ ابراهیم یوسف المرزوqi، بناء الفرد فی عهد الدعوة المکی، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض

۶۔ ابوغده، عبدالفتاح، الرسول العلم ﷺ و اسالیبہ فی التعليم، مکتب امطبوعات الاسلامیة، حلب
۷۔ ابوالباجة حسین، التربیة فی السنة النبویة، داراللوا للنشر والتوزیع، ریاض، ۱۴۲۷ھ

۸۔ احمد بن اسماعیل بن عبد الباری المنهج التربوی النبوی فی معالجة موافق من اخطاء افراد فی

المجتمع المدني من خلال كتاب (السیرة النبویة لابن هشام) و دعوة حق شماره خاص عدد ٢٢٢، ٢٠٠٧ء

- ٨- احمد، غلوش احمد، السیرة النبویة فی العهد المکی، موسسة الرسالۃ ٢٠٠٣ء
- ٩- احمد شلّمی، ڈاکٹر، الرسول الداعیة، ١٩٨١ء
- ١٠- احمد بن علی الخلّفی، صفات الداعیة فی ضوء سیر دعاۃ النبی ﷺ، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
- ١١- احمد نافع سلیمان الموری، الحکمة والموعظة الحسنة و اثرها فی الدعوۃ الى الله فی ضوء الكتاب و السنۃ، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
- ١٢- اسعد گیلانی، سید، رسول اکرم ﷺ حکمت انقلاب، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ١٩٨١ء
- ١٣- آمانی بنت عبدالعزیز حدیثہ بخیر، التربیۃ النبویۃ العقدیۃ فی العهد المکی و تطبیقاتها التربویۃ، جامعۃ ام القری - ٣٠
- ١٤- اصلاحی، محمد یوسف، مولانا، داعی عظیم ﷺ، اسلامک پبلیشورز لاہور
- ١٥- اصلاحی، امین احسن، دعوت دین اور اس کا طریق کار، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ١٩٨٢ء
- ١٦- امجد حسین، حافظ، بحثت جسہ کا دعویٰ و سیاسی مطالعہ، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد ٢٠٠٢ء (غیر مطبوع)
- ١٧- اظہر، ظہور احمد، ڈاکٹر، دارقم - تاریخ کے آئینے میں، جنگ پبلیشورز لاہور
- ١٨- بدیر، محمد بدیر، الدلائل الانسانیۃ فی السنۃ النبویۃ و اثرها فی الدعوۃ، کلییۃ اصول دین، بنین، قاہرہ ١٩٩١ء
- ١٩- ابوظی، محمد سعید رمضان، الدکتور، فقه السیرة، بیروت ١٩٦٩ء
- ٢٠- جاد المولی محمد ابراهیم، المعادات النبویۃ و اثرها فی الدعوۃ الاسلامیۃ، کلییۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، جامعہ الازہر، ٢٠٠٢ء
- ٢١- جلال، سعد بشار، الدعوۃ الى الله فی ضوء السیرة النبویۃ فی العهد المکی، ١٩٩٢ء
- ٢٢- تمعظ علی الخلوی، دکتور، فقه الدعوۃ (دراسۃ موضوعیۃ لسیرة الدعوۃ و منهجها فی العهد المدني، قاہرہ ١٣٩٦ھ)

- ٢٣- جليل بن عبد الله المصري، تاريخ الدعوة الإسلامية في زمان الرسول ﷺ و الخلفاء الراشدين، مكتبة دار المدينة المنورة، ١٤٣٧هـ
- ٢٤- الجوهرة بنت محمد العراني، الاحتساب على النساء في العصر النبوى و عصر الخلفاء الراشدين، رسالة دكتوراه، جامعة الإمام محمد بن سعود، رياض، ١٤٢٣هـ
- ٢٥- الجوهرة بنت محمد العراني، دعوة النبي ﷺ للنساء ، رسالة ماجister، جامعة الإمام محمد بن سعود، رياض، ١٤٣٨هـ
- ٢٦- حمود بن جابر الحارثي، دعوة النبي ﷺ للاعراب، رسالة ماجister ، جامعة الإمام محمد بن سعود، رياض، ١٤٣٧هـ
- ٢٧- الحربي، أمعين بن عبد الغنى، التربية في العهدين المكى و المدنى، رسالة للماجister، ام القرى، ١٩٨٣ء
- ٢٨- حسين محمد يوسف، سيد الدعاة محمد ﷺ، دارالانسان، القاهره، ١٩٧٩ء
- ٢٩- حسن عبد الحميد حسن، منهج الدعوة في العهد المدنى، دراسة تحليلية، دارالثقافة والنشر، ١٩٨٣ء
- ٣٠- حسن يوسف حموده، الدعوة الإسلامية في العهد المدنى و موقف اليهود والمنافقين منها، ط
- ٣١- حجازى، عصام حسن عيد على، التربية بالموعظة الحسنة، جامعة ام القرى، ١٤١٣هـ
- ٣٢- حمدان بن راجح الشريف، الدكتور، الاسلوب النبوى في الدعوة، دارالاحدى للطباعة مكة
- ٣٣- الحميدان، ابراهيم بن صالح ، الدكتور، الدعوة الى الله بالمجادلة، مفهومها و مشروعيتها و ضوابطها، رسالة ماجister، جامعة الإمام محمد بن سعود، رياض
- ٣٤- حموده بن احمد مزن الرشلى، منهج القرآن الكريم في دعوة المشركين الى الاسلام، رسالة ماجister، جامعة إسلامية، مدينة منوره، ١٤٣٥هـ
- ٣٥- خالد بن عبد الله بن عبد العزيز القاسم، الحوار مع اهل الكتاب اسسها و منهاجها في الكتاب و السنة، دار المسلم للنشر والتوزيع رياض ١٤١٣هـ
- ٣٦- خالد سعيد على، رسائل النبي ﷺ الى الملوك والامراء والقبائل، مكتبة دار الثرات ، الكويت، ١٤٣٠هـ
- ٣٧- خليفه حسين اصل، معالم الدعوة الإسلامية في عهدها المدنى، ١٩٨٨ء
- ٣٨- خليل، اسماعيل حامد، الدعوة الى الله بالحكمة و الموعظة الحسنة، الهيئة المصرية العامة للكتاب

۱۹۹۶ء

- ۳۹- ریچ بن هادی عمیر، منهج الانبیاء فی الدعوۃ الی الله فیه الحکمة والعقل
- ۴۰- رفائل سرور، حکمة الدعوۃ، مکتبہ وحدۃ القاہرہ، ۱۳۹۸ھ
- ۴۱- رقیۃ بنت نصر اللہ نیاز، الترهیب فی الدعوۃ فی القرآن و السنۃ، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
- ۴۲- روف شلبی، ڈاکٹر، الدعوۃ الاسلامیہ فی عہدہا المکی، کویت، دارالقلم، ۱۹۸۱ء
- ۴۳- روف شلبی، ڈاکٹر، الدعوۃ الاسلامیہ فی عہدہا المدنی، کویت، دارالقلم، ۱۹۸۱ء
- ۴۴- زمزی، یحیی بن محمد حسن بن احمد، آداب الحوار فی ضوا الكتاب والسنۃ، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ القری، ۱۳۱۳ھ
- ۴۵- الزناتی، عبد الحمید الصید، اسس التربیۃ الاسلامیۃ فی السنۃ النبویة، الدار العربیۃ لکتاب، تونس، ۱۹۹۲ء
- ۴۶- زياد العانی، اسالیب الدعوۃ والتربیۃ فی السنۃ النبویة، دارعمار للنشر
- ۴۷- زینب عبداللہ الرأحی، بیعت العقبۃ دراسۃ دعوۃ، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
- ۴۸- سانوکا بن داؤد، التقویم فی الدعوۃ الی الله و اہمیتہ (فی العهد النبی) رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
- ۴۹- سمیرہ محمد عمر تجھوم، المعوقون للدعوۃ الاسلامیۃ فی عہد النبوة و موقف الاسلام منهم دارالجمع للنشر والتوزیع، جده ۱۴۰۷ھ
- ۵۰- سوید، محمد نور عبد الحفیظ، منهج التربیۃ النبویة للطفل، دار ابن کثیر، دمشق، ۲۰۰۱ء
- ۵۱- سید جمعۃ سلام، ادعیں سبیل ربک بالحکمة والموعظۃ الحسنة،
- ۵۲- السویکت، سلیمان بن عبد اللہ، محنۃ المسلمين فی العہد المکی، مکتبۃ التوبۃ، الریاض، ۱۴۱۲ھ
- ۵۳- سیوطی، حفظ الرحمن، مولانا، بلاغ مبین، لاہور
- ۵۴- سلیمان بن عبد العزیز بن احمد الدویش، اسلوب الترغیب فی دعوۃ النبي صلی الله علیہ وسلم، (مفہومہ۔ مجالاتہ۔ آثارہ)، امام محمد بن سعود ریاض۔ ایم۔ اے، ۱۴۱۲ھ
- ۵۵- سلیمان بن قاسم العید، المنهاج النبی فی دعوۃ الشباب، دار العاصمة للنشر والتوزیع، الریاض،

۱۴۳۱ھ

- ٥٦- سيد محمد بن محمد، خطب الرسول ﷺ دراسة دعوية، رساله ماجستير، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض
- ٥٧- اشلخوب، فواد بن عبد العزيز، المعلم الاول ﷺ
- ٥٨- صدقي، يسرين مظہر، ڈاکٹر، کمی اسوہ نبوی۔ مسلم اقیتوں کے مسائل کا حل، اسلامک بک فاؤنڈیشن، دہلی
- ۱۴۰۰ھ
- ٥٩- صدقي، يسرين مظہر، ڈاکٹر، عهد نبوی میں تنظیم ریاست و حکومت، ادارہ نقوش لاہور
- ٦٠- صدقي، يسرين مظہر، ڈاکٹر، عهد نبوی کا نظام حکومت، افیصل، لاہور
- ٦١- صالح بن عبد العزيز بن محمد آل شيخ، البصيرة في الدعوة الى الله
- ٦٢- الصوري، يوسف خاطر حسن، اساليب الرسول في الدعوة و التربية،
- ٦٣- طعيمية صابر عبد الرحمن، الاسلام في العهد المدني والخصومات القديمة المتتجدد، مكتبة
مدبولي، ۱۴۰۵ھ
- ٦٤- طاعت محمد عفني سالم، القصة في السنة النبوية و اثراها في مجال الدعوة الاسلامية، كلية اصول
دين، قاهره ۱۹۸۶ء
- ٦٥- الطيب برغوث، منهج النبوى فى حماية الدعوة ، المعهد العالى للفكر الاسلامى نيويارك، ١٤٢٣ھ
- ٦٦- الطيب برغوث، الابعاد المنهجية للدعوة في الحركة النبوية،
- ٦٧- الطيار، حمزه بن سليمان اساليب المشركين في الصد عن الدعوة في العهد المكي و مظاهرها
في العصر الحاضر، رساله ماجستير، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض ۱۴۳۱ھ
- ٦٨- الطوارى، طارق محمد، الدكتور، الا مر بالمعروف و النهى عن المنكر في حياة النبي ﷺ
- ٦٩- عبد الله بن معتوق المعموق، الابتلاء في طريق الدعوة الى الله، رساله ماجستير، جامعة الامام محمد بن
سعود، رياض، ۱۴۰۵ھ
- ٧٠- العبيدي، عبد الرحمن، قصة السيرة النبوية سيرة دعوة العهد المكي، دار الفراس، عمان، اردن
- ٧١- عبد اللطيف بن عبد العزيز، اساليب خصوم الدعوة في العهد المدني و مظاهرها في العصر
الحاضر، رساله دكتوره، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض، ۱۴۲۷ھ
- ٧٢- عبد الله بن محمد الموئي، اسباب نجاح الدعوة الاسلامية في العهد النبوى، دار عالم الکتب، رياض،

۱۴۰۵ھ

- ۷۳۔ عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم الفاریح، ابلاع و اثره فی الدعوۃ فی العهد النبوی، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، ۱۴۰۵ھ
- ۷۴۔ عبد الرحمن، حافظ، مکی، عہد نبوت میں دعاۃ و تربیت۔ دار الرؤم کا مطالعہ، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۹ء
- ۷۵۔ عبد اللہ الحامد الحامد، شعر الدعوۃ الاسلامیۃ فی عہد النبوة و خلفاء الراشدین۔ ۱۹۸۵ء
- ۷۶۔ عبد الرحمن احمد البنا، التبلیغ عن رسول الله ﷺ، ۱۹۸۲ء
- ۷۷۔ عبد الصبور، مرزوق، ادب الدعوۃ فی عصر النبوة، ۱۹۸۸ء
- ۷۸۔ عبد الحمید جاسم البلای، وفات تربویۃ من السیرت النبویۃ، مکتبۃ المنار الاسلامیۃ، الکویت، ۱۴۰۸ھ
- ۷۹۔ عبد الرحمن یوسف الملائی، الحوار فی دعوۃ النبی، رسالتہ دکتورہ، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض
- ۸۰۔ علی بن جابر الحرمی، منهج الدعوۃ النبویۃ فی المراحلیۃ المکیۃ، ۱۹۸۶ء
- ۸۱۔ عدنان الحوای، دور المنہج الربانی فی الدعوۃ الاسلامیۃ، مطابع الفرزدق التجاریۃ ریاض، ۱۴۰۵ھ
- ۸۲۔ عزیز الرحمن، سید، خطابت نبوی، زوار پبلیشرز، کراچی، ۲۰۰۹ء
- ۸۳۔ عمار دھمانی، منهج النبی فی مواجهۃ التحدیات الدعویۃ، قسم اصول دین، جامعۃ الحاج لخضر باہمی، الجزایر، ۲۰۰۹ء
- ۸۴۔ عمری، سید جلال الدین، مولانا، اصول دعاۃ۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی، دہلی،
- ۸۵۔ عمری، سید جلال الدین، مولانا، معروف و منکر، مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی، دہلی،
- ۸۶۔ فتحی، عبد القادر فرید، من مقومات الدعوۃ فی الادب النبوی الشریف، مکتبۃ انہضۃ المصریۃ، ۱۹۸۶ء
- ۸۷۔ فاطمۃ بنت علی بن محمد الحوای، غزوہ تبوک، دراسۃ دعویۃ، رسالتہ ماجستیر، جامعۃ الامام، ریاض، ۱۴۲۲ھ
- ۸۸۔ الفالوذت، ابو ابراہیم محمد، الموسوعۃ فی صحیح السیرۃ النبویۃ والعہد المکی، الصفا مکہ المکرمة، ۱۴۰۲ھ
- ۸۹۔ فرید عبدالحکیم شلتہ، منهج الرسول فی الدعوۃ الاسلامیۃ بعد الهجرۃ، کلیہ اصول دین جامعہ ازہر، ۱۹۷۷ء

- ٩٠- القطانى، سعيد بن على بن وهب، الحكمة فى الدعوة الى الله تعالى، موسسة البرىءى، الرياض، ١٤١٣هـ
- ٩١- القطانى، سعيد بن على بن وهب، فقه الدعوة فى صحيح البخارى، رياض، ١٤٢٠هـ
- ٩٢- القرىشى، خالد بن عبد الله، تربية النبي ﷺ لاصحابه رضوان الله عليهم فى ضوء الكتاب والسنة، دار التربية والتراث.
- ٩٣- مدوح عبد العزيز الحياتى ، الدعوة فى عهد ها المكى، رسالة ماجستير ، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض، ١٤٠٢هـ
- ٩٤- المكى، عبد المولى الطاهر، التخطيط للدعوة الاسلامية دراسة تاصلية ، رسالة ماجستير ، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض، ١٩٩٥ء
- ٩٥- منيسي، سامي عبد العزيز، الدكتور، اسلام نجاشى الحبشة و دوره فى صدر الدعوة الاسلامية، دار الفكر العربي ، قاهره ٢٠٠١هـ
- ٩٦- المخلف، محمد بن مخلف بن صالح، الحرب النفسية فى صدر الاسلام العهد المدنى، رسالة دكتوراه، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض، ١٤٠٩هـ
- ٩٧- محمد ابراهيم الجوشى، من وسائل الدعوة فى العهد المدنى، دار الطباعة الحمد يه ١٩٨٧ء
- ٩٨- محمد ابو زهرة، امام، الدعوة الى الاسلام، تاريخها فى عهد النبي والصحابة والتابعين، دار الفكر العربي قاهره ١٩٩٣ء
- ٩٩- محمد سجاد، رسول اكرم ﷺ کے طریق دعوت میں انسانی نفیسیات کا لحاظ، رسالہ دکتورہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ، ملٹان ٢٠٠٥ء
- ١٠٠- محمد بن سیدی بن الحبیب الشقیطی، منهج الرسول فى دعوة اهل الكتاب، مکتبہ امین احمد سالم، المدينة المنورہ، ١٤١٣هـ
- ١٠١- محمد بن صالح العثيمین، الاعتدال فى الدعوة
- ١٠٢- محمد الغزالى، فقه السيرة، دار الكتب الخيرية القاهره ١٩٧٦ء
- ١٠٣- محمد عبدالواحد شلتوت، اهداف السرايا و البعوض النبوية: دراسة فى الدعوة، جامعة ازهري ٢٠٠٣ء
- ١٠٤- محمد عبد اسیح جاد، الوفود فى العهد النبوى و اثرها فى الدعوة الاسلامية،

-
- ١٠٥- محمد نعeman محمد على البعداني، احوال النبي في الدعوة و امر بالمعروف و نهي عن المنكر، ١٣٢١هـ
- ١٠٦- محمد بن عبد الله العمرى، الدعوة الى الله بالمنهج الحسى في السنة النبوية، رسالة ماجister، جامعة الامام محمد بن سعود، رياض، منير محمد غضبان، دكتور، فقه السيرة، جامعه ام القراءى، مكه مكرمة ١٣١٠هـ
- ١٠٧- منير محمد غضبان، دكتور، المنهج الحر كى للسيرة النبوية، منير محمد غضبان، دكتور، المنهج الحر كى للسيرة النبوية، المولوى، محمد سعيد، المربي محمد عليه عليه الله، مكتبة دار العروبة الصفا، الكويت ١٩٨٩ء
- ١٠٨- مبارك پوري، صفي الرحمن، مولانا، الرجيق المختوم، المكتبة السلفية لاہور
- ١٠٩- مصطفى السباعي دكتور، السيرة النبوية دروس و عبر، المكتب الاسلامي بيروت ١٣٠٥هـ
- ١١٠- مصطفى بن عبد الرحمن البار، اتباع الهوى لدى المدعو في العهد النبوى، رسالة ماجister جامعة امام محمد بن سعود، رياض، ١٣٢٧هـ
- ١١١- مودودى، سيد ابوالاعلى، مولانا، سيرت سرور العالم، اداره ترجمان القرآن، لاہور، ١٩٨٧ء
- ١١٢- مودودى، سيد ابوالاعلى، مولانا، حکمت تبلیغ، اداره ترجمان القرآن لاہور
- ١١٣- نعيم صدقي، مولانا، محسن انسانيت، تعمیر انسانیت، لاہور
- ١١٤- ندوى، سيد سليمان، علامه، رسول اكرم عليهما السلام اسلوب تبلیغ، دعوه اکيدهي، اسلام آباد، ١٩٩٠ء
- ١١٥- ندوى، ابو الحسن علي، مولانا، تبلیغ و دعوت کا مجزاہ اسلوب، مجلس نشریات اسلام کراچی (سن)
- ١١٦- ندوى، سراج الدين، مولانا، رسول خدا عليهما طریق تربیت، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، ١٩٩١ء
- ١١٧- باسم، عبد الرحمن حاشم، الخطابة النبوية بين متطلبات الدعوة و سمات الابداع، ١٩٨٢ء
- ١١٨- الحاشي، عبدالحميد، الرسول العربي المربي عليه الله، دار الثقافة، دمشق، ١٩٨١ء
- ١١٩- احمد اع، عبد الرحمن ناصر، الحرب النفسية في عصر النبوة ، رسالة ماجister، جامعة الامام محمد بن سعود، ١٣٠٥هـ
- ١٢٠- دحید الدین خان، مولانا، پیغمبر انقلاب، دار التذکیر، لاہور
- ١٢١- دحید الدین خان، مولانا، مطالعہ سیرت، دار التذکیر، لاہور
- ١٢٢- وھبۃ الزھلی، دكتور، منهج الدعوة في السيرة النبوية، دار المکتب للطباعة والنشر، دمشق، ١٣٢٠هـ

حوالہ جات و حواشی

- (۱) النساء: ۱۲۵
- (۲) آل عمران: ۱۱۰
- (۳) محمد فؤاد عبدالباقي، المجمع المفہم س لالغاظ القرآن الکریم، طبع انتشارات اسلامی، تہران (سن)
- (۴) مجمع المفہم س لالغاظ القرآن الکریم۔ (بذریل مادہ)
- (۵) قرآن حکیم میں دعوت و تبلیغ کے مفہوم میں کئی اصطلاحات بیان ہوئیں ہیں ان میں وصیت (العصر: ۱۰۳: ۳)، انذار (البقرة: ۲: ۲۱۳)، تبیشر (الکھف: ۵۶، الاحزاب: ۳۳: ۲۵)، امر بالمعروف و نہی عن المنکر (آل عمران: ۱۱۰: ۳)، التوبہ: ۹: ۱۷) شہادۃ علی النّاس (البقرة: ۶: ۱۳۳، الانعام: ۶: ۱۹، الاحزاب: ۳۳: ۲۵) اظہار دین (التوبہ: ۹: ۳۳، لفظ: ۲۸، القف: ۹: ۲۱)، ان اصطلاحات پر سید جلال الدین عمری نے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ سید جلال الدین عمری، اسلامی احیاء اسلام کے لیے علمی تیاری کی اہمیت، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ اندیا، ج ۵ شمارہ ا جنوری۔ مارچ ۱۹۸۲ء ص ۵-۱۲
- (۶) آل عمران: ۱۱۰
- (۷) آل عمران: ۱۱۳
- (۸) التوبہ: ۹: ۱۷
- (۹) ترمذی، کتاب ابواب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبليغ السماع، حدیث نمبر ۲۶۵۷
- (۱۰) مولانا وحید الدین خان کی رائے یہ ہے کہ کسی حدیث، فقہ، تاریخ کی کتاب میں آپ کو دعوت و تبلیغ کا باب نہیں ملے گا۔ موجود کتب حدیث میں باعتبار ترتیب ہر قسم کے ابواب ہیں مگر دعوت و تبلیغ کا باب ان میں سرے سے موجود نہیں۔۔۔ اسی طرح سیرت رسول ﷺ پر لکھی جانے والی کتابوں کو دیکھئے۔ سیرت کی تقریباً تمام مستند کتابیں غرواتی پیٹرین پر لکھی گئی ہیں۔ (مولانا وحید الدین خان، فکر اسلامی، دارالتدکیر، لاہور ۱۹۹۶ء ص ۲۰)
- (۱۱) ڈاکٹر یمین مظہر صدیقی صاحب کی رائے یہ ہے کہ
نحویہ تبلیغ کے زمانے کے مسلمانوں اور بالخصوص اولین مسلموں کا قبائلی، سماجی، مذہبی، تہذیبی اور عدیٰ تجزیہ نہیں کیا جاتا۔۔۔ علانية تبلیغ کے امر الہی کے بعد رسول اکرم ﷺ کی تبلیغی مساعی کا بیان و تجزیہ ایسی تک سیرت نگاروں کی تحریروں میں ادھورا اور تنشہ ہے۔۔۔ تیرہ سالہ کی عہد حیات کے نبوی اکتسابات، اسلامی کامیابیوں، مسلمانوں کی کل تعداد، جزیرہ نماۓ عرب میں ان کے پھیلاو کا مطالعہ بھی تحقیق طلب ہے۔۔۔ تفصیل کے ملاحظہ ہو، ڈاکٹر یمین

مظہر صدیقی، سیرت نگاری کا صحیح منبع، سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ انڈیا، ج ۲۰ شمارہ ۳ اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء

ص ۲۵-۲۶

(۱۲) یوسف: ۱۰۸

(۱۳) سید جلال الدین عمری، احیاء اسلام کے لیے علمی تیاری کی اہمیت، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ انڈیا، ج ۵ شمارہ اجنوری۔ مارچ ۱۹۸۲ء ص ۵

(۱۴) اسلامی دعویٰ و احیائی تحریکات نے اپنے کارکنان اور معاشرہ کی اصلاح و تربیت کے لئے وسیع لٹریچر تیار کیا۔ اس میں تفسیر و حدیث کے علاوہ ایسی کتابیں بھی شامل ہیں جن میں سیرت طیبہ کا مطالعہ دعویٰ نقطہ نظر سے کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اردو میں سید جلال الدین عمری کی ”معروف و مکرر“، اور اصول دعوت، سید مودودی کی ”سیرت سرور عالم“ اور ”حکمت تبلیغ“، نعیم صدیقی کی ”محسن انسانیت“، محمد یوسف اصلحی کی ”داعی اعظم علی یقینی“، عربی میں فتحی یکن کی ”الاستیعاب فی حیاة الدعوة و الداعیة“، اور ”المتساقطون علی طرق الدعوة“، مصطفیٰ السباعی کی :السیرۃ النبویۃ دروس و عبر“ الفزانی کی فقہ السیرۃ، کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۱۵) مستشرقین نے بھی دعوت کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے اس موضوع پر پروفیسر تھامس آر انڈ (۱۸۷۸ء-۱۹۳۰ء) کی ”معروف کتاب“ Preaching of Islam ہے۔ ۱۸۹۸ء میں عنایت اللہ دہوی نے ”دعوت اسلام“، کے نام سے اس کا ترجمہ کیا۔ پروفیسر آر انڈ نے دلائل کے ساتھ اسلام کی دعویٰ تاریخ بیان کی ہے۔ اس کتاب کے دوسرے باب میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت و تبلیغ کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ مفلک مری داٹ نے ”محمد ایٹ مکہ اور محمد ایٹ مدینہ“، میں بھی اشاعت اسلام کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

(۱۶) مسلم ممالک خصوصاً عرب ممالک کی اسلامی جامعات میں شعبہ جات و کلیات دعوت و ارشاد دجود میں آئے، سعودی عرب کی جامعہ ام القری، جامعہ مدینہ، جامعہ امام محمد بن سعود، اور دیگر جامعات نے دعوت و تبلیغ کی تاریخ، اصول دعوت اور سیرت طیبہ کے حوالے سے تحقیقی مقالات شائع کئے ان کی جامع فہرست کے ملاحظہ ہو۔ دلیل الرسائل الجامعیہ والجوث الحکمة فی علم الدعوۃ الاسلامیۃ، www.dawabooks.com

(۱۷) مغرب میں مسلم دعاۃ اور مبلغین نے ایسے ادارے تفتیل دیے جنہوں نے نو مسلموں کی تربیت کی اور غیر مسلموں میں اسلام کا پیغام حکمت سے پہنچایا۔ دعوه ڈائریکٹری کے ملاحظہ ہو، لطف الرحمن فاروقی، دعوه ڈائریکٹری، دعوه اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

(۱۸) الاحزاب: ۳۳: ۲۵

(۱۹) المائدۃ: ۵: ۲۷

(۲۰) آل عمران: ۳: ۳۱

- (۲۱) سیرت کی تمام کتب میں دعوت نبوی کے ابتدائی مرحل کا ذکر ہوتا ہے مگر بھر پور تخلیل و تجزیہ سے خالی۔
- (۲۲) علامہ ابن قیم الجویری۔ زاد المعاد فی حدی خبر العباد، ج ۱ ص ۸۶
- (۲۳) محمد ابو زہرہ، خاتم النبین، دار الفکر، بیروت ۱۹۷۳ء
- (۲۴) احمد شلیمانی، التاریخُ الایسلامی و الحصارۃُ الایسلامیۃ، مکتبۃُ النھضۃِ المصریۃ، قاهرہ ۱۹۷۰ء ج ۱ ص ۱۱۲
- (۲۵) ڈاکٹر روف شہنی، الدعوۃُ الایسلامیۃ فی عهدهَا المکنی، دار القلم، کویت، ۱۹۸۱ء ص ۲۹۸
- رانے یہ ہے کہ ”النبوت“، مرحل دعوت میں شامل نہیں، کیونکہ پہلی وحی میں کوئی بھی آیت امر دعوت کی طرف نہیں، بلکہ ان میں آپ ﷺ کو قراءت کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کا ذکر کیا ہے جو اس نے انسانوں پر کئے ہیں۔ ڈاکٹر شلیمانی یہ بھی رائے ہے کہ مرحلہ ثانی اور ثالث یعنی رشتہ داروں کو دعوت اور قوم کو دعوت، حقیقت میں ایک ہی مرحلہ ہے۔ ڈاکٹر شلیمانی نے مرحل دعوت نبویؐ کی تفہیم کو قرآن مجید سے اخذ کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ اصول و ضوابط اس وقت مزید قوی ہو جاتے ہیں جب اس کی حدیث نبویؐ سے بھی توثیق ہو جاتی ہے۔ انسان کس اکبری لسیوطی سے ایک روایت اخذ کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
- بعثت الى الناس كافة فان لم يستجيبيوا الى فالى العرب فان لم يستجيبيوا الى فالى قريش فان لم يستجيبيوا الى فالى بنى هاشم فان لم يستجيبيوا الى فالى وحدى (امام جلال الدین سیوطی۔ الخصائص الكبرى، ج ۱ ص ۲۰۲)
- (۲۶) آخر میں اس موضوع پر جامع فہرست دے دی گئی ہے۔
- (۲۷) ان میں سے بعض سیرت نگاروں نے مختصر اور بعض نے تفصیل سے لکھا ہے
- (۲۸) سید ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور ۱۹۷۸ء ص ۱۲۷
- (۲۹) مولانا صفحی الرحمن مبارک پوری نے بھی سورہ مدثر کی ابتدائی آیات میں، تبلیغ کا حکم اور اس کے مضمرات کے تحت عمده بحث کی ہے۔ تفصیل کے ملاحظہ ہو۔ مولانا صفحی الرحمن مبارک پوری، الریحق المحتوم، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور ص ۱۰۲
- (۳۰) رسول اللہ ﷺ نے خفیہ دعوت دی؟ بعض سیرت نگاروں سے اختلاف کرتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ دعوت و تبلیغ کا کوئی خفیہ دور نہ تھا۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ اور آپ کے شاگرد جناب خالد مسعود کی بھی یہی رائے ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے، خالد مسعود، حیات رسول امیؒ ص ۱۰۰ جناب طالب ہاشمی کی بھی یہی رائے ہے (ملاحظہ ہو، رحمت دارین ﷺ ص ۱۲۸)
- (۳۱) سید ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور ۱۹۷۸ء ص ۱۵۲
- (۳۲) کلی عہد نبوت میں دارِ اقامت کا مرکز بڑی اہمیت کا حامل ہے؛ جہاں رسول ﷺ قیام پذیر رہے۔ قدیم سیرت

نگاروں کے ہاں اس کی دعویٰ و تبلیغی حیثیت پر بہت کم لکھا گیا ہے۔ تاہم جدید سیرت نگاروں نے دارالرقم پر تحقیقی مقالات شائع کئے ہیں۔ قاضی اطہر مبارک پوری[ؒ] (۱۹۱۶ء - ۱۹۹۶ء) نے دارالرقم پر ایک مقالہ لکھا۔ ملاحظہ ہو۔ خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت، اور مجموعہ مقالات، مائر و معارف۔ اس موضوع پر ڈاکٹر ظہور احمد المہر کی کتاب ”دارالرقم تاریخ کے آئینے میں“، جنگ پیلیکیشنز، لاہور ہے۔ اس میں انہوں نے دارالرقم کے مرکز ہونے اور حضرت ارم بن ابی الارقم کے حالاتِ زندگی بیان کئے ہیں اور اس بات کو واضح کیا ہے کہ دارالرقم اس جماعت کی تیاری اور تربیت کا مرکز تھا جس نے بعد میں عدل و انصاف قائم کرنا تھا اور قومی درجے پر ابو جہل وغیرہ کے نظام ظلم اور بین الاقوامی طور پر قیصر و کسری کے نظام مثاً نے تھے۔ حافظ عبد الرحمن نے ”مکی عہد نبوت میں دعوت و تربیت کا نظام۔ دارالرقم کے حوالے سے تحقیقی مطالعہ“، کے عنوان سے ایم فل کا تحقیقی مقالہ لکھا ہے (کالیہ عربی و علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۲ء ص ۲۳۱، غیر مطبوعہ)

(۳۳) ڈاکٹر لیین مظہر صدیقی، سیرت نگاری اور مولا نا مودودی، در[ابوالاعلیٰ مودودی علمی و فکری مطالعہ، مرتبین رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۲ء ص ۸۲ تا ۸۳]

مولانا مودودی کو اولیت کا شرف حاصل ہے اور ڈاکٹر لیین مظہر صدیقی صاحب نے ان خطوط پر کمی مسلمانوں کی کل تعداد پر عمده تجزیہ پیش کیا ہے ملاحظہ ہو (مکی عہد نبوت میں مسلم آبادی۔ ایک تجزیاتی مطالعہ۔ سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ جلد ۲ شمارہ ۲۵ اپریل۔ جون ۱۹۸۷ء اسی طرح ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب ”عہد نبوت میں تنظیم ریاست و حکومت کے اولین دو ابواب میں قابل میں اشاعت اسلام کی جامع تفصیلات جمع کر دی ہیں۔ ملاحظہ ہو، ڈاکٹر لیین مظہر صدیقی، عہد نبوت میں تنظیم ریاست و حکومت، نقوش رسول نمبر ج ۵)

(۳۴) ڈاکٹر لیین مظہر صدیقی، سیرت نگاری اور مولا نا مودودی، در[ابوالاعلیٰ مودودی علمی و فکری مطالعہ، مرتبین رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۲ء ص ۸۳ تا ۸۵]

(۳۵) سید ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم، ج ۲ ص ۱۶۵ تا ۱۶۶

(۳۶) سید ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم، ج ۲ ص ۵۱۶

(۳۷) سید ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم، ج ۲ ص ۱۵۱ تا ۱۵۲

(۳۸) سید ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم، ج ۲ ص ۵۳۶

(۳۹) ڈاکٹر لیین مظہر صدیقی، سیرت نگاری اور مولا نا مودودی، در[ابوالاعلیٰ مودودی علمی و فکری مطالعہ، مرتبین رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ۲۰۰۲ء ص ۵۹ تا ۶۰]

(۴۰) مولا ناصفی الرحمن مبارک پوری، الرحیق الختم، المکتبہ السلفیہ، لاہور ص ۷۱

(۴۱) حوالہ مذکور ص ۱۲۹، ۱۷۰

- (۲۲) حوالہ مذکور ص ۲۳۳
- (۲۳) حوالہ مذکور ص ۲۷۵
- (۲۴) حوالہ مذکور ص ۲۱۳
- (۲۵) پروفیسر ڈاکٹر الطیب برگوث، منهجُ النبی ﷺ فی حماۃ الدعوۃ و المحافظۃ علی مُبَحِّزَاتِهَا خالد الفقیرۃ المکیۃ، المعهد العالمی للفکر الاسلامی، الولايات المتحدة الامريكیۃ، ط ۱
- (۲۶) حوالہ مذکور ص ۳۰۲
- (۲۷) ڈاکٹر لیں مظہر صدیقی صاحب نے سیرت طیبہ کی نئی جہات پر کتب سیرت تالیف کیں ہیں مثلاً، ا- عہد نبوی میں تنظیم ریاست و حکومت، ۲- عہد نبوی کا نظام حکمرانی، ۳- غزوہ نبوی کی اقتصادی جہات، ۴- عہد نبوی کی ابتدائی مہمیں، ۵- رسول اکرم ﷺ اور خواتین۔ ایک سماجی مطالعہ، ۶- عہد نبوی کا تمدن، ۷- کلی عہد نبوت میں احکام کا ارتقاء، ۸- کلی اسوہ نبوی مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل۔ بنوہاشم اور بنوامیہ کے معاشرتی تعلقات، ۹- وحی حدیث، ۱۰- عبدالمطلب ہاشمی۔ رسول اللہ ﷺ کے دادا۔
- (۲۸) سیرت کے دعویٰ پہلوؤں پر بھی آپ نے گراں قدر علمی و تحقیقی مقالات پر قلم کیئے ہیں جن میں (تاریخ اسلامی کے عہد ساز مورث۔ بعثت نبوی، پیغام انبیٰ و دعوت، تبلیغ و اشاعت اسلام، خفیہ تبلیغ کے عہد کا تجزیہ، یہ چار مقالات، نقوش، لاہور ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، میں شائع ہوئے) اس کے علاوہ عہد نبوی کا مذہبی نظام، نبوی دعوت و سیرت اور قریشی مجالس، دعوت نبوی کے طریقے، کے عنوانات پر مقالات، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ میں شائع ہوئے،
- (۲۹) ڈاکٹر لیں مظہر صدیقی، کلی اسوہ نبوی مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل، ص ۵۲
- (۳۰) الیناء ص ۵۵
- (۳۱) ڈاکٹر لیں مظہر صدیقی، دعوت نبوی کے طریقے، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، ج ۱۳ شمارہ ۲، اپریل۔ جون ۱۹۹۵ء
- (۳۲) پروفیسر محسن عثمانی ندوی نے دعوت و اصول دعوت اور اسلامی دعوتی تحریکات پر مطبوعہ کتب کی ایک فہرست دی ہے۔ ملاحظہ ہو، دعوت اسلام، یونیورسیٹی پیس فاؤنڈیشن، دہلی، ص ۲۰۰۱، ۲۰۰۱ء
- (۳۳) مولانا امین احسن اصلاحی، دعوت دین اور اس کا طریقہ کار، انجمن خدام القرآن لاہور، ۱۹۷۶ء
- (۳۴) قاری محمد طیب، اصول دعوت اسلام، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۸۲ء
- (۳۵) مولانا سید ابو الحسن علی ندوی، تبلیغ و دعوت کا مجذہ نہ اسلوب، مجلس نشریات اسلام، کراچی،
- (۳۶) مولانا دحید الدین خان کی سمجھی کتابوں میں دعوت و اصول دعوت کے پہلوؤں پر تفصیلات ہوتی ہیں۔ سیرت پر خصوصاً ملاحظہ ہو، پیغمبر انقلاب، اور مطالعہ سیرت، دارالتدیکیر، لاہور، ۱۹۹۹ء

- (۵۷) مولانا حفظ الرحمن سیوطہ، بلاغ مبین، امجد اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۷ء
- (۵۸) سید ابوالاعلیٰ مودودی، حکمت تبلیغ، ادارہ تربیت القرآن، لاہور،
- (۵۹) مولانا سید جلال الدین عمری، اسلام کی دعوت، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۸۲ء
- (۶۰) دکتور یوسف القرضاوی، ثقافة الداعية، الکویت، ۱۴۰۰ھ، دکتور عبد الکریم زیدان، اصول الدعوة، مکتبۃ المنار ۱۴۰۱ھ، عبد البدهی صقر، کیف ندعو الناس، الکویت ۱۴۰۳ھ، احمد غلوش احمد، الدعوة الاسلامیة اصولها و وسائلها، القاهرہ، ۱۴۹۹ھ، فتحی بکن، مشکلات الدعوة و الداعیة، بیروت، ۱۴۰۵ھ
- (۶۱) سید سلیمان ندوی، رسول اکرم ﷺ کا اسلوب تبلیغ، دعوه اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء ص ۲۸
- (۶۲) خالد علوی، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ کا منہاج دعوت، دعوه اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۱ء
- (۶۳) ان مقالات اور کتب کے مکمل کوائف مقالہ میں درج ہیں۔
- (۶۴) صلاح عبد الفتاح الحالدی، الرسول لمبلغ میلیون روپے، دارالعلوم، دمشق، ۱۹۹۷ء
- رسول اکرم ﷺ کے مکاتیب، فرائیں، معابدات کے بارے میں جن ارباب سیر و تاریخ نے تحقیق و جستجو کی اور اس موضوع پر گرانقدر کتابیں تصنیف کیں ان میں چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔
- (۱) ابو جعفر محمد بن ابراهیم دہبی، مکاتیب النبی ﷺ (اردو ترجمہ فرائیں نبوی)۔ از ڈاکٹر محمد عبد الشہید نعمانی،
- (۲) حافظ شمس الدین محمد بن علی بن طولون، اعلام السائلین، امام ابن حدیہ النصاری، المصباح المضی فی كتاب النبی الامی و رسالہ الی الملوك الارض من عربی و عجمی
- (۳) صاحبزادہ محمد عبدالمعتم خان ٹوکنی، رسالت نبویہ
- (۴) ڈاکٹر محمد حمید اللہ، مجموعۃ الوثائق المسیاسۃ للعہد النبوی و الحلافۃ الرشدة
- (۵) حفظ الرحمن سیوطہ، بلاغ مبین، مکاتیب سید المرسلین۔
- (۶) جاب محمد عبدالجلیل، فرمان نبوی
- (۷) سید محبوب رضوی، مکتوبات نبویہ
- (۸) عون قاسم الشریف، دبلوماسیہ محمد ﷺ
- (۹) ڈاکٹر نثار احمد فاروقی، الرسالات النبویة

